صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعۃ المبارک مورخہ 11 اکتوبر 2013ء بمطابق 05 ذی الحجہ 1434 ہجری صبح گیارہ بجکر بیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب قائمقام سپیکر، امتیاز شاہد مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔

ءَأَنتُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمِ السَّمَآءُ بَنٰهَاO رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰهَاO وَأَغْطَشَ لَيْلَهَا وَأَخْرَجَ ضُحٰهَاO وَالْأَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰهَآO أَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰهَاO وَالْجِبَالَ أَرْسٰهَاO مَتٰعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعٰمِكُمْO فَإِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰىO يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْإِنسٰنُ مَا سَعٰىO وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِمَن يَرٰىO فَأَمَّا مَن طَغٰىO وَءَاثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَاO فَإِنَّ الْجَحِيمَ هِيَ الْمَأْوٰىO وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِۦ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰىO فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوٰى۔ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيم۔

(ترجمہ): بھلا تمہارا بنانا آسان ہے یا آسمان کا؟ اسی نے اس کو بنایا۔ اس کی چھت کو اونچا کیا اور پھر اسے برابر کر دیا۔ اور اسی نے رات کو تاریک بنایا اور (دن کو) دھوپ نکالی۔ اور اس کے بعد زمین کو پھیلا دیا۔ اسی نے اس میں سے اس کا پانی نکالا اور چارا اگایا۔ اور اس پر پہاڑوں کا بوجھ رکھ دیا۔ یہ سب کچھ تمہارے اور تمہارے چارپایوں کے فائدے کے لئے (کیا) تو جب بڑی آفت آئے گی۔ اس دن انسان اپنے کاموں کو یاد کرے گا۔ اور دوزخ دیکھنے والے کے سامنے نکال کر رکھ دی جائے گی۔ تو جس نے سرکشی کی۔ اور دنیا کی زندگی کو مقدم سمجھا۔ اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور جو اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا اور جی کو خواہشوں سے روکتا رہا۔ اس کا ٹھکانہ بہشت ہے۔ وآخِرُ الدَعْوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ۔

جناب قائمقام سپیکر: جزاکم اللہ۔جی وجیہہ الزمان صاحب۔

رسمی کارروائی

جناب وجیہہ الزمان خان: شکریہ جناب سپیکر، میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے کچھ کہنے کا موقع دیا۔ میں اس ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مرکوز کرانا چاہتا ہوں جو کہ دو چار دن پہلے بھی میں نے اس مسئلے کا ذکر کیا تھا، مانسہرہ کے حوالے سے، وہاں پہ غلط فہمی کی بنیاد پر ایک سیاسی ایشو بن چکا ہے جو کہ بڑا سنگین رخ اختیار کر گیا ہے۔ اس پر میں نے پچھلی دفعہ بھی بات کی تھی لیکن کچھ مسئلہ ایسا ہے کہ ہمارے نئے آئی جی صاحب آئے ہیں، ناصر درانی صاحب، جو کہ ایک بڑی اچھی Reputation کے حامل ہیں اور ہم ان کے کردار پر کوئی ایسی بات نہیں کرتے بلکہ ہم خوش ہیں کہ وہ اس صوبے میں آئے ہیں اور انکی خدمات ہمیں حاصل ہوئی ہیں لیکن کسی سیاسی وجہ سے ہم انکی ان خدمات سے محروم نہیں ہونا چاہتے، حالات کچھ اس قسم کا رخ پکڑ گئے ہیں کہ وہ غلط فہمی کی بنیاد پہ دن بدن بگڑتے جا رہے ہیں۔ میری صرف یہ اپیل ہے کہ ایسے آئی جی صاحب کے ساتھ ہم خود چاہیں گے، Being in the Opposition ہم چاہیں گے کہ ہم انکا بازو بنیں اور وہ جو ریفارمز لانا چاہتے ہیں، جو ایک تبدیلی لانا چاہتے ہیں سمیت حکومت کے، ہم اسکا حصہ بنیں اور اپنے عوام کو ریلیف دیں لیکن یہاں پہ فضا کچھ ایسی بن گئی ہے کہ کہا جا رہا ہے جی وہ جو ٹرانسفر ہوا ہے، وہ سیاسی بنیادوں پہ ہوا ہے۔ میری آئی جی صاحب سے بھی ملاقات ہوئی ہے، ابھی میری اپنے بھائی سی ایم صاحب سے ملاقات ہوئی، انہوں نے برملا کہا ہے کہ اسمیں کوئی سیاسی مسئلہ نہیں ہے جس کا مجھے یقین بھی ہے کہ سیاسی مسئلہ نہیں ہے کیونکہ وہ بات غلط ٹائمنگ پہ ہونے کی وجہ سے سیاسی رنگ لے گئی ہے لیکن کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اب آگے عید ہے اور حالات دن بدن خراب ہو رہے ہیں تو میں نہیں چاہتا کہ ہم عوام کی عید خراب کریں، آئی جی صاحب یہاں پہ بیٹھے ہیں، وہ بھی عوام کیلئے بیٹھے ہیں، ہم لوگ یہاں بیٹھے ہیں، ہم بھی عوام کیلئے بیٹھے ہیں، تو اسے سیاسی ایشو نہیں بنانا چاہیئے، ہم عوام کیلئے بیٹھے ہیں، عوام کی ایک ڈیمانڈ ہے، اسکو ہمیں مان لینا چاہیئے۔ اگر نہیں بھی مانتے تو میں یہ اپیل کرتا ہوں حکومت سے بھی اور آئی جی صاحب سے بھی، جن کا میں اپنے دل سے احترام کرتا ہوں کہ بھئی آپ اسکو Held in abeyance کر دیں اس آرڈر کو عید تک، ہماری قیادت جو ضلعی قیادت ہے، وہ حج پہ سارے گئے ہوئے ہیں، صرف ہم دو موجود

ہیں باقی سب جا چکے ہیں، وہ واپس آجائیں تو ہماری کوشش ہو گی کہ ہم مذاکرات کے ذریعے اس مسئلہ کو احسن طریقے سے حل کریں اور اسکو سیاسی ایشو نہ بننے دیں تاکہ آئی جی صاحب بھی یہاں پہ رہیں، ہمیں انکی ضرورت ہے اور ہم لوگ بھی وہاں پہ انکے ساتھ مل کے کام کرنے کا موقع حاصل کر سکیں، تو جناب سپیکر، میری گزارش ہے، اس کے ساتھ میں نے دو مطالبے اور بھی پیچھے کئے تھے جن کا ابھی تک کچھ آیا نہیں، یوسف خان میرے بڑے بھائی ہیں لیکن بڑے پرانے ماہر ہیں سیاسی اور دو منٹ میں ایسے ہی ہمیں خوش کر کے چلے جاتے ہیں۔ جناب سپیکر، آنریبل چیف منسٹر آئے ہوئے ہیں تو میں ان سے توقع کرونگا کہ یہ ہمیں انصاف فراہم کریں اور ہم کوئی Personal favour نہیں مانگتے لیکن انصاف کی توقع ہم کرتے ہیں اور اپنا حق بھی رکھتے ہیں تو میں ان سے گزارش کروں گا کہ ہمیں وہ فراہم کیا جائے، میں آپ کا تہہ دل سے مشکور ہوں جناب سپیکر، اور آپ کا بھی ساروں کا، شکریہ جی۔

جناب قائمقام سپیکر: آنریبل چیف منسٹر صاحب۔

(تالیاں)

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): جناب سپیکر صاحب! جیسے میرے دوست نے فرمایا کہ وہاں ڈی پی او کو ٹرانسفر کیا گیا ہے، چونکہ ہم نے عوام سے وعدہ کیا تھا کہ ہم پولیس اور اس میں سیاسی مداخلت نہیں کرینگے، اسکے مطابق آئی جی صاحب کو ہم مکمل اختیار دے چکے ہیں کہ ہم ٹرانسفرز اور ان چیزوں میں مداخلت نہیں کرینگے۔ چونکہ پولیس ایک اہم فورس ہے اور انہوں نے اپنے کام خود ہی نبھانے ہیں اور انکی قربانیاں کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں اسی وجہ سے ہم نے ان کو جب اجازت دی کہ آپ اپنی مرضی سے ٹرانسفرز کریں تو ایک Misunderstanding کہیں یا مانسہرہ والوں کی غلط فہمی کہیں، کیونکہ وہ ایک اچھا آفیسر ہے کیونکہ ہمارے پاس تقریباً 48 افسران کی کمی ہے اس وقت، گریڈ سترہ سے گریڈ بائیس تک، اور ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ کس کو کہاں پوسٹ کریں کیونکہ بہت کمی ہے آفیسرز کی، تو اس ڈی پی او کو Promote کر کے As a DIG, D.I Khan لگایا گیا کیونکہ اس وقت مسئلہ ضلعوں کا نہیں ہے، اس وقت مسئلہ سارے صوبے کا ہے، دہشت گردی ہے اور ہمیں اچھے آفیسرز کی ضرورت ہے۔ اگر مانسہرہ والے سمجھتے ہیں کہ وہ اچھا آفیسر ہے تو اس کو پروموشن پہ جانے دیں اور اس کو اچھا کام کرنے دیں تاکہ وہ اچھا ریزلٹ دے، تو اس میں نہ کوئی

سیاسی مداخلت تھی، نہ ایسی کوئی سوچ تھی، یہ صرف ایک اچھے آفیسر کو Promote کر کے، اسکی بہتر کارکردگی پر اسکو Promote کر کے As a DIG ڈی آئی خان بھیجا گیا ہے اور اس کو ایک موقع دیا گیا ہے کہ وہ بہتر کارکردگی دکھائے، تو صرف یہی وجہ تھی Otherwise کسی نے یہ افواہ پھیلا دی کہ فلاں نے ٹرانسفر کر دیا ہے یا کسی نے کر دیا ہے، ایسی کوئی بات نہیں ہے، میں گارنٹی دیتا ہوں کہ اس میں کسی کی مداخلت نہیں ہے اور نہ کوئی مداخلت کر سکتا ہے۔ (تالیاں) تو میں ہزارہ کے عوام سے بھی اپیل کرتا ہوں کہ یہ اس آفیسر کے Future کا، مستقبل کا سوال ہے کیونکہ یہ ایک فورس ہے، اگر وہ صحیح اپنی ڈیوٹی پر نہیں گیا تو ہو سکتا ہے اسکو نقصان پہنچے گا، تو میں عوام سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ اس کو موقع دیں اور ایسے حالات نہ پیدا کریں جس سے حکومت کو بھی مسئلے بنیں اور عوام بھی پریشان ہوں، تو میں اپنے بھائیوں سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آپ چونکہ وہاں مسلم لیگ (ن) کی اکثریت ہے مانسہرہ میں تو اسکو ہینڈل کریں کیونکہ اگر سیاسی مداخلت بیچ میں آجائے تو یہ ہینڈل ہو سکتا ہے اور اگر کوئی نہیں کرنا چاہتا تو مجھے سمجھ نہیں آتی پھر حکومت کیسے چلے گی، پھر تو کوئی آفیسر ٹرانسفر ہو گا اور اس کیلئے لوگ نکل آئیں گے تو ایسے کام نہیں چلے گا، تو میں ابھی بھی ریکویسٹ کرتا ہوں کہ بیشک ایک کمیٹی، ایک جرگہ بنا لیں، آئی جی صاحب سے مل لیں، اس سے ڈسکس کر لیں۔ میں بھی ان کو سپورٹ کرونگا کیونکہ ہم مداخلت نہیں کرنا چاہتے ہیں، اگر افہام و تفہیم سے یہ بات حل ہو سکے تو مجھے کوئی اس پر اعتراض نہیں ہو گا۔ میں آخر میں پھر ریکویسٹ کرتا ہوں اپنے بھائی سے کہ یہ اسمبلی کے بعد بیشک، ہمارے ساتھی بھی ساتھ چلے جائیں گے اور آئی جی سے ڈسکس کر لیں تو ہمارا یہ مسئلہ آسانی سے حل ہو سکتا ہے، کوئی اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے۔ مہربانی۔

جناب قائمقام سپیکر: شکریہ جی۔

(قطع کلامیاں)

جناب سراج الحق {(سینیئر وزیر (خزانہ)}: پوائنٹ آف آرڈر سر۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! کورم پورا نہیں ہے جناب۔

جناب قائمقام سپیکر: کورم پورا۔۔۔۔

سینیئر وزیر (خزانہ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائمقام سپیکر: جی سراج الحق صاحب، پلیز۔

سینیئر وزیر (خزانہ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: میرے خیال میں کورم کی نشاندہی ہو چکی ہے، ذرا ایک دو منٹ کیلئے گھنٹی بجا دیتے ہیں جی۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

سینیئر وزیر (خزانہ): کورم پورا ہے ماشاءاللہ۔

جناب قائمقام سپیکر: جی، محترم سراج الحق صاحب۔

سینیئر وزیر (خزانہ): جناب سپیکر صاحب، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، میں ایک بہت ہی اہم مسئلے پر بات کرنا چاہتا ہوں کہ گزشتہ دس دنوں سے ٹیلی ویژن پر بھی اور اخبارات میں ایک محترم وزیر مملکت برائے پانی اور بجلی پریس کانفرنس بھی کر رہے ہیں اور ٹی وی ٹاک شوز پہ بھی خیبر پختونخوا کے حوالے سے یہ تاثر پھیلا رہے ہیں کہ اس ملک میں جو لوڈشیڈ نگ ہے اور خاصکر خیبر پختونخوا میں، اسکی بنیادی ذمہ داری خیبر پختونخوا کے عوام پر وہ ڈال رہے ہیں کہ یہ بلز نہیں دے رہے ہیں، یہاں Losses زیادہ ہیں اور بل مانگنے کے وقت یہاں کے لوگ بندوق اٹھا کر گھروں سے باہر نکلتے ہیں اور مسلسل مداخلت کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! میں نے انکے اپنے رجسٹر سے، انکے اپنے ریکارڈ سے، دفاتر سے ساری معلومات جمع کی ہیں کہ کیا واقعی خیبر پختونخوا کے عوام بل نہیں دے رہے ہیں اور اسکی وجہ سے لوڈشیڈ نگ ہے؟ جناب سپیکر! میں آپکے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ اس وقت ملک میں دس کمپنیاں ہیں جو بجلی کو تقسیم کر رہی ہیں اور اس میں عمومی طور پر پنجاب میں جو Losses ہیں یونٹس کے، وہ چھ ارب یونٹس Losses ہیں، یعنی چھ ارب یونٹس Losses پنجاب میں ہیں اور ساڑھے چھ ارب یونٹس Losses ہیں صوبہ سندھ میں اور خیبر پختونخوا میں صرف 3.37 بلین یونٹس کے Losses ہیں۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ سب سے زیادہ Losses صوبہ سندھ میں ہیں، پھر پنجاب میں ہیں اور اس کے بعد کم سے کم وہ صوبہ خیبر پختونخوا میں ہیں، تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس سے خیبر پختونخوا کے عوام کی حوصلہ شکنی بھی ہے، بدنامی بھی ہے اور میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت ہمارا جو کوٹہ ہے، وہ 2200 میگاواٹ بجلی کا ہے جبکہ ہمیں بجلی دی جا رہی ہے صرف

1200 میگاواٹ، جس کی وجہ سے ہمارے اس ملک میں اٹھارہ اٹھارہ گھنٹے، ہمارے خیبر پختونخوا میں اٹھارہ اٹھارہ گھنٹے لوڈشیڈنگ ہے جس کو ہم Face کر رہے ہیں جس کی وجہ سے ہماری صنعتیں تباہ، اور ہمارے لوگوں کو زبردست تکلیف کا سامنا ہے، لہذا میں آپ کے ذریعے سے یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ محترم وزیر مملکت برائے پانی اور بجلی اپنے اس اعداد و شمار کی روشنی میں اپنے رویئے کو، اپنے بیانات کو، خیبر پختونخوا کے حوالے سے اپنے تاثرات کو ٹھیک کرلیں۔ ہم بھی عوام میں آگاہی پیدا کرنا چاہتے ہیں کہ وہ بل ادا کریں لیکن مرکزی حکومت ہمارے حصے کی بجلی ہمیں دے دیں اور یہ جو ناروا غیر قانونی، غیر آئینی لوڈشیڈنگ کا سلسلہ ہے، اسکو بند کیا جائے اور میں عوام سے بھی اپیل کرتا ہوں کہ ہماری کوشش یہی ہے کہ ہم آئندہ مستقبل قریب میں لوڈشیڈنگ کے خاتمے کیلئے ایک جامع پالیسی ترتیب دینا چاہتے ہیں، مرکزی حکومت سے بات بھی کرنا چاہتے ہیں، بجلی کے ایشوز کو حل کرنا چاہتے ہیں لیکن اسطرح اخبارات میں، ٹی وی ٹاک شوز میں خیبر پختونخوا کو بدنام کرکے اس مسئلے کو اور خراب تو کیا جاسکتا ہے اسکی اصلاح نہیں کی جاسکتی۔ بہت شکریہ۔

(تالیاں)

جناب قائمقام سپیکر: شکریہ جی۔ جی منور خان صاحب پلیز، ایک منٹ سر۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو، جی۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: منور خان صاحب بات کرلیں جی، ایک منٹ سر۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو، سر۔ جناب سپیکر صاحب! آج مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ اسمبلی ایک ایسا فورم ہے، اور حکومت کا ایک Responsible Minister جب اسمبلی کے فلور پر یہ بات کہہ دیتا ہے کہ یار یہ کام جو غلط ہوا ہے، اسکو ہم واپس کرلیں گے تو اسکے اس بات کہنے سے سارے ہال والے جو ممبران ہیں، وہ بھی مطمئن ہو جاتے ہیں کہ واقعی منسٹر نے یہ بات کہی ہے تو انشاء اللہ اسی طرح ہوگا۔ پچھلے دنوں سر، میں نے یہاں پہ اپنے ڈسٹرکٹ لکی مروت کے ڈی ایچ او کے بارے میں بات کی تھی سر، چیف منسٹر صاحب بھی اس وقت بیٹھے تھے، میں ذرا ان کی توجہ اپنی طرف دلانا چاہتا ہوں سر کہ وہاں پہ ڈی ایچ او جو کہ 19 سکیل کا بندہ ہوتا ہے اور مینجمنٹ کی طرف سے ہوتا ہے، اور وہاں پر ابھی جونیئر بندہ 18 سکیل کا ہے اور جنرل کیڈر کا بندہ وہاں پر بیٹھا ہے جو Totally جو لاء بنا ہے، اس کی Violation ہے سر،

توچیف منسٹر صاحب کے نالج میں اور شوکت یوسفزئی کے نالج میں جب میں نے یہ بات لائی، سپیکر صاحب! آپ بھی اس وقت یہاں Preside کر رہے تھے اپنی چیئر پر، تو فلور پر انہوں نے کہا کہ ہم یہ اپنا آرڈر Withdraw کر لیں گے سر، لیکن یہاں پہ ہمیں نہایت ہی افسوس کے ساتھ کہ اسی سمری کو چیف منسٹر صاحب نے، جو گئی تھی کہ مینجمنٹ والے بندے کی پوسٹنگ ہو جائے، تو سی ایم صاحب نے اس سمری کو Reject کیا ہے اور جس میں مجھے جہاں تک معلومات ہیں سر، کہ اگر اسی طرح اسمبلی کے فلور پر ایک Responsible Minister اور جب چیف منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہوں، اس قسم کی Violation ہوتی ہے اور اپنی بات وہ منواہی نہیں سکتے، اپنے اسمبلی ممبران کو Satisfied بھی نہیں کر سکتے تو اب آپ بیٹھے ہیں سر، تو ہم کدھر چلے جائیں، کس کی بات ہم مانیں؟ جب منسٹر ہمیں یہی کہتا ہے تو وہ اپنی بات نہیں منوا سکتا، تو مجھے تو کم از کم، میں آج اپنے اپوزیشن لیڈر سے بھی یہی، اپوزیشن بندوں سے بھی یہی کہنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر ہمیں بیٹھنے کی ضرورت ہے، یا تو منسٹر صاحب یہ کہہ دیں کہ ہماری نہیں سنی جاتی، پھر ہم بھی ان کی سپورٹ میں اسکے ساتھ بیٹھیں گے کہ جب منسٹر کی بات نہیں مانی جاتی اور سی ایم صاحب ڈائریکٹ اس قسم کی سمری Reject کرتے ہیں سر، تو میں اس سلسلے میں اپنے بھائیوں سے، اپوزیشن لیڈر سے یہاں پر میں ریکویسٹ کرونگا کہ اس سلسلے میں میرے ساتھ شامل ہو جائیں اور میں اس پر بطور احتجاج سب کے سامنے اور میڈیا کے سامنے بھی، میڈیا والے بھی اس وقت سارے یہ بات سن رہے تھے کہ یہاں پر انہوں نے بر سر عام کہا کہ ہم اس کو Withdraw کرتے ہیں لیکن ابھی تک انہوں نے وہ سمری کو دوبارہ Reject کیا اور وہی 18 والے بندے کو اس نے وہاں پر لگا دیا ہے سر، تو اس سلسلے میں احتجاج، اس ہال سے واک آؤٹ کرتا ہوں، سر۔

جناب قائمقام سپیکر: جی یوسف ایوب صاحب، پلیز۔

جناب یوسف ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات): سپیکر صاحب، جناب، تمام اپوزیشن کے بھائیوں سے ریکویسٹ کرونگا، منور خان صاحب، اس دن یہ ہیلتھ منسٹر صاحب ادھر ہی تھے، یہ بالکل صحیح کہہ رہے ہیں کیونکہ ان کا ڈیپارٹمنٹ ہے، مجھے تفصیل کا نہیں پتہ، میری ریکویسٹ ہوگی، ذرا انتظار کریں، وہ آجائیں کیونکہ یہ انہوں نے پہلے On the floor of the House commitment کی ہوئی ہے تو اس

کا جواب، ٹھوس جواب آپ کی Satisfaction کے مطابق ان شاء اللہ دینگے، واک آؤٹ کرنے کی ضرورت نہیں ہے، تھوڑا سا انتظار کریں۔ جو میں بات کرنا چاہتا تھا سپیکر صاحب، میں سراج الحق کی بات کو Endorse کرنا چاہتا ہوں، یہ واقعی ٹی وی ٹاک شوز میں ایک Image بنایا جا رہا ہے جس میں ایسے لگتا ہے کہ جتنے اس صوبے کے لوگ ہیں، وہ سوائے بجلی چوری کرنے کے ان کا کوئی کام نہیں ہے، تو وہ تو سراج صاحب نے Clarification بھی دیدی ہے اور واپڈا نے اپنے 'آفیشل فگرز' دیدیئے ہیں۔ اس سلسلے میں جی، ضرور یہ کہنا چاہونگا کہ بجلی کے سلسلے میں سب سے بڑی قربانیاں بھی اس صوبے کی ہیں، صرف ہری پور، کچھ حصہ مانسہرہ اور کچھ حصہ غالباً صوابی کا بھی، تقریباً 85 سے زیادہ جو ہزاروں سال سے وہ گاؤں، ادھر لوگ رہ رہے ہیں، سو سالوں سے وہ صرف تربیلہ کی شکل میں Displace کئے گئے، اس ملک کیلئے قربانی دی اور اس صوبے نے دی ہے اور ان ڈسٹرکٹس نے دی ہے، ہری پور نے دی ہے، مانسہرہ نے دی ہے، صوابی والوں نے دی ہے تو آج جو یہ سارا سلسلہ بنا ہوا ہے، یہ ہمارے صوبے کے لوگوں کی قربانیاں بھی ہیں اور بہت بڑی قربانیاں ہیں اور یہ دو تین بڑے ڈیمز نہ ہوتے تو آپ ایک منٹ کیلئے Imagine کریں کہ اگر ڈیمز نہ ہوتے تو اس ملک کی کیا حالت ہوتی، آپ کی ایریگیشن کی کیا حالت ہوتی، آپ کا ہائیڈل جوجنریشن ہے، اس کی کیا حالت ہوتی اور اس کا نتیجہ یہ مل رہا ہے کہ بار بار ایک Image بنایا جا رہا ہے کہ اس صوبے میں ہر شخص جو ہے، وہ بجلی کی چوری کرتا ہے، یہ بہت ناجائز ہے، میں سراج صاحب کی اس بات کو Appreciate کرتا ہوں اور Endorse کرتا ہوں کہ اس قسم کے پروپیگنڈے سے باز رہنا چاہیئے۔ شکریہ جی۔

<u>جناب قائمقام سپیکر</u>: جی محترمہ مہر تاج روغانی صاحبہ۔

<u>محترمہ مہر تاج روغانی (معاون خصوصی برائے سماجی بہبود)</u>: شوکت صاحب کے Behalf پر And we were together in working committee of the Health، شوکت صاحب نے کہا کہ بہت ایمرجنسی ہو تو مجھے Call کرو، Otherwise he will be coming after Juma prayers, so if you want him now, I can call him, and if you want کہ Juma`s prayer کے بعد آجائیں، ورکنگ کمیٹی ہو رہی ہے ہیلتھ کی، پی سی میں، We were

together there, but Munawar Sahib! If you want him now or do not want him after Juma`s prayer?

جناب منور خان ایڈوکیٹ: اس وقت سر چیف منسٹر صاحب بھی بیٹھے تھے اور میرے خیال میں چیف منسٹر صاحب نے شاید اس وقت ان کو ڈائریکشن بھی دی تھی کہ یہ اگر واقعی اس طرح کی بات ہے کہ جو جنرل کیڈر اور مینجمنٹ والے کی بات ہے پھر تو ٹھیک ہے یہ آرڈر Withdraw کرلیں لیکن ابھی میرے علم میں یہ بات آگئی ہے کہ دوبارہ اسی بندے کو انہوں نے وہاں پر رکھا ہے، جو 18 کا بندہ ہے اور جنرل کیڈر کا ہے، تو چیف منسٹر صاحب اگر اس کے بارے میں مجھے اس کی وضاحت فرمادیں تو پھر ٹھیک ہے سر۔

جناب قائمقام سپیکر: جی سردار اورنگزیب صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میں آپ کی توجہ ایک انتہائی اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ کل ڈسٹرکٹ پریس کلب میں۔۔۔۔۔

(آواز سنائی نہیں دے رہی)

جناب قائمقام سپیکر: اورنگزیب صاحب! آپ کو اجازت دے دیتا ہوں لیکن اس کے بعد جو ہے تو ایجنڈے پر آتے ہیں، پھر اس کے بعد اگر آپ چاہیں ٹائم دیدیں گے ان شاءاللہ، ایجنڈا بہت زیادہ ہے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: (آواز سنائی نہیں دے رہی) بلکہ اس پر قاتلانہ حملہ اس حد تک ہوا کہ ابھی تک وہ ہسپتال میں پڑا ہوا ہے اور اسے ہوش نہیں آیا تو میں یہ گزارش کرونگا حکومت سے کہ اگر صحافی بھی اس تشدد کا نشانہ بنیں اور انہیں کوئی امن یا انہیں تحفظ فراہم نہ کر سکیں ہم، تو یہ ہمارے لئے بڑی تشویش کی بات ہے، میں گزارش کرونگا حکومت سے کہ فی الفور اس کے اوپر حملہ کرنے والے لوگوں کو بے نقاب کیا جائے اور پھر یوسف ایوب خان اور سراج الحق صاحب نے بجلی کی بات ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ سب صوبے کے لوگوں کا مسئلہ ہے، انہوں نے جو مرکزی حکومت کی توجہ دلائی ہے، انہیں یقیناً یہ توجہ دلانا چاہیئے اور کل چیف منسٹر صاحب وزیراعظم صاحب کے ساتھ تھے، انہوں نے وزیراعظم صاحب کو ضرور اس سے آگاہ کرنا چاہیئے تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح بجلی کی ذمہ داری مرکزی حکومت کی ہے، اسی طریقے سے صوبے کے لوگوں کو تحفظ فراہم کرنا صوبائی حکومت کی ذمہ داری ہے اور صوبائی حکومت بھی

ساتھ ساتھ اپنے فرائض سے آگاہ رہے اور جو صحافی کے اوپر تشدد ہوا ہے، اگر ایک صحافی تشدد سے نہیں بچ سکتا تو باقی لوگ کس طرح وہاں پر صوبے میں گزارہ کریں گے؟

جناب قائمقام سپیکر: مسٹر شاہ فرمان صاحب۔ (مداخلت) یو منټ، دا معافی غواړم اصل کښې ایجنډا ډیره زیاته ده، کوشش دا کوؤ چې اول دې ایجنډې باندې راشو۔

سید محمد علی شاہ: سپیکر صاحب!

جناب قائمقام سپیکر: باچا صاحب خبره وکړی نو بیا به تاسو جواب ورکړئ۔ محمد علی شاه باچا۔

سید محمد علی شاہ: ډیره مهربانی، سپیکرصاحب۔ سراج صاحب جی چې کومه خبره وکړه د دې لوډشیډنګ باره کښې نو دا حقیقت دے چې ټول پاکستان کښې لوډشیډنګ دے او بیا خاصکر زمونږ صوبه کښې چې کوم حال شروع دے نو هغه زما په خیال داسې به په یو صوبه کښې حال نه وی، نو زما دا یو تجویز دے جی چې دلته مونږ ټول زور په چیف ایګزیکټیو باندې راولو جی نو زما دا یو ریکویسټ دے چې څومره سرکلز ایس ایز دی، هغه ایس ایز تاسو دلته رااوغواړئ جی او ایم پی اے صاحبان ورله رااوغواړئ او باقاعده شیډول ترې وغواړئ۔ اوس فرض کړه په یو سرکل کښې، په یو سب ډویژن کښې پینځه ګهنټې لوډشیډنګ دے، هغوی په مونږ باندې باره باره چوده چوده ګهنټې لوډشیډنګ کوی، نو چې یو شیډول راکړی او د هغې مطابق مونږ ته یو Proper دغه راکړی نو هغې سره به بیا، که فرض کړه د هغې شیډول نه زیات لوډشیډنګ کیدو نو بیا مونږ پوهه شه او هغه ایس ای او هغه ایکسیئن پوهه شه، خو کم از کم یو Proper طریقې سره مونږ ته یو شیډول پکار دے او دا یو اځې په چیف ایګزیکټیو نه کیږی، د هر سرکل ایس ای رااوغواړئ نو ایس ای به د دې دغه حل صحیح رااوباسی۔ مهربانی جی۔

جناب قائمقام سپیکر: شکریہ جی۔ سردار بابک صاحب، پلیز۔

مولانا لطف الرحمان: سپیکر صاحب، یو منټ۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: لطف الرحمان صاحب۔

مولانا لطف الرحمان: جناب سپیکر، یہ معزز ایم پی اے، یہ ہمارے منور خان صاحب، انہوں نے بات کی ہے اپنے حلقے کے حوالے سے، ایک ٹرانسفر کے حوالے سے، تو ہم سمجھتے ہیں کہ ہر رکن معزز رکن ہوتا ہے اور اس کا وہ مسئلہ حل ہونا چاہیئے تو چیف منسٹر صاحب نے ان کے ساتھ وعدہ کیا تھا تو میں سمجھتا ہوں کہ چیف منسٹر صاحب اگر اس کی وضاحت کر دیں ان کو، تاکہ ان کا مسئلہ جو ہے لگی کا، وہ حل ہو جائے۔

جناب قائمقام سپیکر: شکریہ جی۔ سردار بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریه، سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، دلته په صوبه کښې د بجلۍ د لوډ شیډنګ خبره هم وشوه او بیا د مرکزی حکومت یا واپډا اینډ پاور د مرکز چې کومه محکمه ده، د هغوی خبره هم وشوه چې دلته بیا د هغوی دا اعتراض وو چې خدائے مه کړه دلته بجلی چې ده، هغه د بجلۍ غلا کیږی۔ زه دا ګنړم چې دیکښې هیڅ شک نشته چې بجلی فیډرل سبجیکټ دے خو زما یقین دا دے په ځائې د دې چې په تیر وختونو کښې په دې ګرمۍ کښې هم مونږ وکتل چې د صوبائی حکومت د طرف نه دا بیانات راغلل چې د بجلۍ د لوډ شیډنګ خلاف به مونږ جلوسونه کوؤ، هغه جلوسونو به مونږ لیډ کوؤ، زه دا ګنړم چې که مرکزی حکومت ته یا مرکزی محکمې ته دلته په یو ضلع کښې یا د ضلعې په یوه حصه کښې دا شکایت دے چې دلته د بجلۍ غلا کیږی نو په ځائې د دې چې صوبائی حکومت د دلته جلوسونه وباسی، په ځائې د دې چې صوبائی حکومتونه د دغې جلوسونو لیډ وکړی، بنه خبره دا ده، غوره خبره دا ده چې هغه منسټر صاحب سره کښینی د صوبائی حکومت نمائندګان او چې په کوم کوم ځائې کښې د بجلۍ غلا کیږی، دلته د ورته خپل سپورټ ورکړی، دا که د پولیس په ذریعه باندې وی، دا که په بله ذریعه باندې وی، په ځائې د دې چې بقول د مرکزی حکومت د صوبې په یوه حصه کښې د بجلۍ غلا کیږی او بیا د هغې نقصان ټولې صوبې ته کیږی یا د هغې بدل د ټولې صوبې نه اخستې شی نو زما یقین دا دے چې دا مناسبه خبره نه ده او دا هم مناسبه خبره نه ده، په دې صوبه کښې هم جمهوری حکومت دے او په مرکز کښې هم جمهوری حکومت دے، بیا جهګړه خو نه ده پکار، پکار دا ده چې دا صوبائی حکومت ډیر په سنجیدګئ سره د دې خبرې اعلان وکړی او د مرکزی حکومت نه تپوس وکړی چې د دې صوبې په کومه کومه حصه کښې غلا کیږی نو

دا صوبائی حکومت د هغه مرکزی حکومت ته یقین دهانی ورکړی چې دوئ به ورته ټهیک ټهاک سپورټ ورکوی، د غلو ملګری خو زما یقین دا دے چې هیڅوک نه وی په دې هاؤس کښې، چې اوس په یو کلی کښې یو سړے د بجلئ غلا کوی او ټول کلے د هغې نه متاثره کیږی نو زه دا نه ګنړم چې حکومت او یا په اپوزیشن کښې به څوک د هغه بجلئ چې څوک غلا کوی، د هغوی به ملګری وی نو زه غواړم دا چې صوبائی حکومت په ځائې د دې چې Wholly 100% د هغوی په اوږو باندې واچوی، پکار دا ده چې د صوبائی حکومت په Part باندې کومه ذمه واری جوړیږی چې هغه ذمه واری قبول کړی، مرکزی حکومت سره سنجیده خبره وکړی او زمونږ صوبه د لوډ شیډنګ د دې عذاب نه په دې شکل باندې خلاصه کړی۔ تاسو سپیکر صاحب، نن وګورئ چې دلته د کارخانو تصور خو بالکل ختمیدو طرف ته روان دے ، نوی سرمایه کار چې راځی نو ظاهره خبره ده چې دلته بجلی نه ملاویږی، د هغه څه کار دے چې هغه نوې سرمایه کاری کوی یا نوې کارخانه لګوی؟ نو بنه خبره دا ده، د دې صوبې په مفادو کښې خبره دا ده چې صوبائی حکومت د مرکزی حکومت سره ډیر په سنجیدګئ سره کښینی او دا مسئله د د صوبې د پاره سپیکر صاحب! حل کړی۔

جناب قائمقام سپیکر: شکریہ۔ مسٹر شاہ فرمان، پلیز، شاہ فرمان۔

جناب شاہ فرمان (وزیر برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): شکریہ، جناب سپیکر۔ بڑا Important ایک Topic ہے، یہ بات کی گئی ہے کہ پشاور اور اس کے مضافات میں بجلی چوری ہو رہی ہے، میرے لیٹرز On record ہیں کہ میں نے خواجہ آصف صاحب کو کتنے لیٹرز لکھے ہیں اور انہوں نے میرے ساتھ ملاقات نہیں کی، میں اس کے پیچھے اسلام آباد گیا ہوں، اس کے سامنے یہ بات رکھنے کیلئے کہ حقیقت کیا ہے؟ منسٹر آف سٹیٹ آئے تھے، یہ بیان دیکر کہ بجلی چوری اور فیڈرز کا جو Care ہے، وہ پراونشل گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے لیکن اس بریفنگ میں اور اس پریس کانفرنس میں صوبائی حکومت کا کوئی بھی بندہ شامل نہیں تھا، کسی کو نہیں بلایا گیا۔ چوری کی روک تھام کیلئے ایف آئی اے سرگرم ہے، پراونشل گورنمنٹ کے کسی بھی محکمے کو نہ یہ اختیار دیا گیا ہے، نہ کسی کو Consult کیا گیا ہے، نہ ہمیں یہ کہا گیا ہے کہ آپ یہ بجلی چوری روک دیں۔ اگر ہماری ذمہ داری نہیں بھی ہے تو اگر ہمارے اوپر ڈال دیں تو ہم خوشی سے کریں گے لیکن اب بجلی

چوری کہاں سے ہے، کیسے بجلی چوری ہوتی ہے؟ ہم نے چیف ایگزیکٹیو صاحب کو یہ بتایا کہ آپ کے ایکسیئنز نے پرائیویٹ ورکشاپس کھولے ہیں جس کے اندر وہ پیسوں سے لوگوں کے ٹرانسفارمرز ٹھیک کرتے ہیں، یہ چیف ایگزیکٹیو کو بھی پتہ ہے، یہ فیڈرل منسٹر کو بھی پتہ ہے اور یہ منسٹر آف سٹیٹ عابد شیر علی کو بھی پتہ ہے، پیسکو نقد کے اوپر بجلی بیچتا ہے کمرشل اینڈ پراونشل انڈسٹریل یونٹس کو، خود انہوں نے یہ چوریاں پکڑی ہیں، گرڈ سٹیشنز کے اوپر گئے ہیں خود انہوں نے یہ چوریاں پکڑی ہیں اور جب وہ جو کیش پر بجلی بیچتے ہیں اس کا بل Consumer کے اوپر ڈالتے ہیں، میٹر ڈسکنکشن Encourage کرتے ہیں تاکہ حقیقت کا پتہ نہ چلے، لوگوں کو یہ نہ پتہ چلے کہ بجلی کہاں چوری ہو رہی ہے؟ یہ ساری باتیں پیسکو چیف کے ساتھ ہم دس دفعہ کر چکے ہیں، ثبوت لا چکے ہیں، میں نے Protest lead کیا ہے، واپڈا ہاؤس کے اندر Protest کیا ہے As a Minister، کوئی بات نہیں چھپی ہوئی۔ فیڈرل منسٹر آتا ہے، منسٹر آف سٹیٹ آتا ہے، صوبائی گورنمنٹ کا کوئی بھی بندہ وہ نہیں بلاتا کہ اس مسئلے کا کیا علاج ہے لیکن پشاور کے اوپر یہ الزام لگانا کہ پشاور اور اس کے مضافات میں چوری ہو رہی ہے اور رمضان کے اندر بیس گھنٹے اور بائیس گھنٹے لوڈ شیڈنگ کرانے کی ایک وجہ مجھے سمجھ آتی ہے کہ گیارہ میں سے دس ایم پی ایز تحریک انصاف کے ہیں اور چار میں سے چار تحریک انصاف کے ایم این ایز ہیں، اس کے علاوہ اور مجھے کوئی وجہ سمجھ نہیں آتی کہ پشاور کے اوپر اتنا بڑا الزام کیوں لگایا جا رہا ہے؟ جب محکمے کے سامنے ہم اس کے ایکسیئن، ایس ایز، اس کا سارا سارا اسٹاف ثبوت کے ساتھ رکھتے ہیں، ریکویسٹ کرنے کے بعد چار کلاس فور، کلاس فائیو، گریڈ سیون کے بندے گرڈ سٹیشن سے ٹرانسفر نہیں ہو جاتے اور وہ مہینے کے آخر میں جا کر کیش Collect کرتے ہیں، سب کو پتہ ہے کونسی بات چھپی ہوئی ہے؟ میں اس بات کی پر زور مذمت کرتا ہوں، اگر عابد شیر علی یہ بات کرتا ہے کہ یہ صوبائی حکومت کی ذمہ داری ہے اور ادھر آکر بریفنگ کرتا ہے، پریس کانفرنس کرتا ہے اور صوبائی گورنمنٹ کا کوئی بندہ اس کے ساتھ شامل نہیں ہے تو یہ میں اس حکومت کی بے عزتی سمجھتا ہوں۔ وہ ہمارے اوپر ذمہ داری بھی ڈال دیں اور ذمہ داری کے ساتھ اختیارات بھی ڈال دیں، ہمیں دیدیں، ہم تیار ہیں لیکن اختیار ہمارے پاس نہیں ہے۔ آپ نے انٹی کرپشن کیلئے واپڈا کے اندر ایف آئی اے کو Active کیا ہے، پولیس کے پاس یہ اختیار نہیں ہے کہ جا کر بندہ پکڑے اور الزام ہمارے اوپر لگایا جاتا ہے، پتہ ہے پیسکو کو کہ چوری کدھر ہو رہی

ہے، کون کر رہا ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ اگر فیڈرل گورنمنٹ، چیف منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، میں نے ان سے بات نہیں کی ہے لیکن ان کی Permission سے میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ اگر ہمیں ذمہ داری کے ساتھ اختیار دیا جائے تو ہمیں خوشی ہوگی، یہ ہم قبول کرنے کو تیار ہیں لیکن اگر وہ آکے ادھر پریس کانفرنس اور بریفنگ کریں، صوبائی حکومت کو Consult بھی نہ کریں اور اپنے محکمے کا دفاع کریں اور یہ الزام لگائیں کہ پشاور کے مضافات میں چوری ہو رہی ہے، پہلے یہ تو پتہ چلے کہ چوری کون کر رہا ہے؟ یہ میں اس کی مذمت کرتا ہوں، انتہائی افسوس کے ساتھ کہ میں دو دفعہ خواجہ آصف کے پیچھے اسلام آباد گیا ہوں، لیٹرز بھیجے ہیں، میرے ساتھ اس نے اس سلسلے میں ملاقات گوارا نہیں کی، نہ عابد شیر علی نے کی ہے، اگر مرکزی گورنمنٹ کا یہ رویہ رہا تو ہم افسوس کے علاوہ اور کیا کہہ سکتے ہیں۔ شکریہ جناب سپیکر۔

اراکین کی رخصت

جناب قائمقام سپیکر: شکریہ جی۔ ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں: جناب راجہ فیصل زمان صاحب، جناب گوہر نواز خان صاحب، جناب افتخار مشوانی صاحب، جناب محمد رشاد خان صاحب۔

(تحریک منظور کی گئی)

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Acting Speaker: Malik Shah Muhammad Wazir, MPA, to please move his call attention notice No. 112, in the House. Malik Shah Muhammad Khan.

جناب شاہ محمد خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ بنوں کے تین بڑے ہسپتالوں میں ادویات اور مچھر دانیوں کی کمی ہے، غریب عوام کو مشکلات کا سامنا ہے لہذا حکومت سے درخواست ہے کہ تینوں بڑے ہسپتالوں کو ادویات اور مچھر دانیوں کو فراہم کیا جائے۔

جناب سپیکر! بنوں میں تین بڑے بڑے ہسپتال ہیں جو انسانی زندگی بچانے کی ایک اہم امید ہیں۔ جب میں نے یہاں Oath لیا تھا تو رات کے دو بجے، پہلے پہلے جب میں نے انسپکشن کیا تھا، تو ان

ہسپتالوں کا انسپکشن کیا تھا کیونکہ یہ دکھی انسانیت کی جگہ ہے اور اس میں جو مسائل ہیں، سٹاف کی کمی ہے، ڈاکٹروں کی کمی ہے، نرسنگ کی کمی ہے اور جتنی ایکسرے مشینیں ہیں جناب سپیکر، وہ ساری خراب پڑی ہیں، ان کی مرمت کرنی چاہیئے۔ خلیفہ گل نواز میں فارمیسی بند ہے جناب سپیکر، رات کے وقت جو مریض آتے ہیں ان کیلئے دوائی نہیں ہوتی ہے، چونکہ باہر کے جو میڈیکل سٹورز ہیں، وہ امن وامان کی وجہ سے سارے بند ہوتے ہیں تو مریض ایڑیاں رگڑ رگڑ کر رات گزارتے ہیں اور صبح جب ڈاکٹرز آتے ہیں کیونکہ سرکاری جو سٹاف ہے، وہ بھی رات کو، میڈیکل جو سٹور ہوتا ہے، وہ بند ہوتا ہے۔ جناب سپیکر، سابقہ ادوار میں جو دوائیاں لی گئی ہیں، وہ قابل استعمال نہیں ہیں اور ہم حکومت کو یہ مشورہ دیتے ہیں کہ ابھی ایسی دوائی لینی چاہیئے جس کی کوالٹی اچھی ہو اور ان ہسپتالوں کو فوراً فراہمی کرنی چاہیئے اس کی۔ جناب سپیکر، بنوں میں مچھر دانیاں فراہم نہیں کی گئی ہیں، لہذا مچھر دانیوں کو فوراً فراہم کرنا چاہیئے کیونکہ Falciparum ایک ملیریا ہے جس نے بنوں میں ایک خاص وبائی شکل اختیار کی ہے، اس کے تدارک کا یہی ایک سبب ہے بیماری سے، تو میں التماس کرتا ہوں حکومت سے کہ یہ مسائل جو میں نے بیان کئے، ان پر فوری غور کرے اور اس ہاؤس کی وساطت سے حکومت سے التماس کرتا ہوں۔ بڑی مہربانی۔

جناب قائمقام سپیکر: مسٹر یوسف ایوب پلیز، یوسف ایوب صاحب۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب، شکریہ۔ سپیکر سر، آنریبل ایم پی اے کے جتنے تحفظات ہیں، محکمہ ہیلتھ کے اہلکار بیٹھے ہوئے ہیں، بدقسمتی سے منسٹر صاحب، کوئی ورکنگ گروپ کی آج میٹنگ ہے، اس میں مصروف ہیں، تھوڑی دیر میں آجائیں گے تو جو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے لوگ ہیں، جتنے ان کے Apprehensions ہیں، انہوں نے نوٹ کئے ہوئے ہیں، مچھر دانیوں کے بارے میں مختلف ہسپتالوں میں، یہ منسٹر تک بھی اور Concerned Secretary اور ڈیپارٹمنٹ تک پہنچائے جائیں گے اور اس کو حل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ شکریہ جی۔

Mr. Acting Speaker: Thank you, ji. Mr. Gohar Ali Shah, MPA, to please move his call attention notice No. 115, in the House. Mr. Gohar Ali Shah, please.

جناب محمود جان: جناب سپیکر، جناب سپیکر، جناب سپیکر، جناب سپیکر! چونکہ تاسو ما آوری نہ نو زہ د اسمبلئ د کارروائی نہ واک آؤٹ کوم۔

(تالیاں)

Mr. Acting Speaker: Mr. Gohar Ali Shah, please. نشته Maulana Mufti Fazle Ghafoor, MPA.

مولانا مفتی فضل غفور: شکریہ، جناب سپیکر۔ محترم جناب سپیکر صاحب، میں خیبر پختونخوا کی صوبائی اسمبلی کی توجہ ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ ضلع بونیر کے محکمہ تعلیم میں بی پی ایس 15 کے پی ایس ٹی اساتذہ کرام کے تبادلے میرٹ اور پالیسی کے خلاف ہوئے ہیں جس سے وہ اساتذہ کرام انتہائی متاثر ہوئے ہیں اور ساتھ ساتھ طلباء بھی نہایت متاثر ہو رہے ہیں، لہذا اس پر محکمہ تعلیم فوری طور ایکشن لیکر پالیسی اور میرٹ کے مطابق ان تبادلوں کو یقینی بنایا جائے۔

جناب سپیکر صاحب، مونږ خو ډیر زیات خوشحاله وو چې دلته به د میرټ او د پالیسئ او د شفافیت خبرې کله کیدې نو مونږ وئیل چې زاړه کوم سیاسی روایات را روان دی، دا به چینج شی او د سیاسی انتقامونو سلسله به په دغه صوبه کښې په مختلفو محکمو کښې بنده شی خو جناب سپیکر صاحب، د ډیر وخت راهسې په مختلفو محکمو کښې بالخصوص په محکمه تعلیم کښې په ضلع بونیر کښې چې کوم د سیاسی انتقامونو سلسله شروع ده، د هغې یو جهلک زه صرف تاسو ته بنایم۔ سپیکر صاحب! چې د کومو اساتذه کرامو پروموشن وشو پندره سکیل ته او بیا هغوی په مختلفو سکولونو کښې ایډجسټ کول وو او د هغې د پاره ګورنمنټ پالیس ورله هم اناؤنس کړله او پالیسی هغوی دا اناؤنس کړله چې کوم 'سینیئر موسټ' اساتذه کرام دی، هغه به Facilitate کیږی۔ دا ما ته مخې ته جی د پالیسئ کاپی پرته ده، په دیکښې دا Clause 5 کښې لیکی چې Senior most PSET (B-15), SPST (B-14) and PST (B-12) according to the seniority list may be retained in the shools of their present posting and junior most may be transferred to other schools خو ډیر په افسوس سره زه دا خبره کوم جناب سپیکر صاحب چې په بونیر کښې څومره هم ټرانسفرې وشولې، هغه ټولې د پالیسئ او د میرټ خلاف وشولې۔ زه بطور مثال هغې کښې به تاسو ته یو څو نمونې ایږدم، نور ثبوتونه ما څان سره دا دی راوړی دی۔ جناب سپیکر صاحب، یو کس چې هغه په سنیارټی لسټ کښې 176 نمبر باندې دے، ایک سو چهتر باندې پکار دا دے چې دے Facilitate شوے وے، په

دغه خپل سکول کښې پرېښودلی شوے وے یا د هغه خپل سکول سره نیزدې پرېښودلے شوے وے، د هغه په ځائې باندې د هغه نه 327 نمبر وروستو کس یعنی 151 درجې لاندې جونیئر کس، هغه Facilitate شو او دے Suffer شو، انتهائی لرې ئے ورله ټرانسفر وکړو۔ وجه ئے صرف او صرف دغه ده چې د هغه تعلق، هغه چې کوم دے نو د حکمران جماعت سره نه دے او زه په دغه اهمه مسئله کښې د وزیراعلیٰ صاحب، د سی ایم صاحب توجه هم خپل طرف ته غواړم۔ محترم جناب چیف منسټر صاحب! ستاسو توجه چې کوم دے نو دې طرف ته غواړم، سی ایم صاحب او سره د ممبرانو صاحبانو۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: عسکر پرویز صاحب سے گزارش ہے، آپ ہاؤس 'ان آرڈر' رکھیں۔

مولانا مفتی فضل غفور: حکومتی ترجمان جناب شاه فرمان صاحب توجه هم غواړم، محترم جناب شاه فرمان صاحب۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: تاسو Address کوئ جی، تاسو چیئر ته Address کوئ۔

مولانا مفتی فضل غفور: جناب سپیکرصاحب، دا کوم خلق دی، جناب سپیکرصاحب! زمونږ ایجوکیشن منسټر صاحب نشته دے، ظاهره خبره ده بیا به دوئ خامخا د دې دغه راکوی ما ته، جواب راکوی، نو یو سړے په 151 درجو کښې لاندې جونیئر دے، د میرټ خلاف هغه Facilitate شو او چې کوم سړے 151 درجې د ده نه سینئر دے، هغه Suffer شو، هغه ئے لرې وراوویشتو، زما سره جناب سپیکرصاحب! یو ډیر لوئے لسټ دے، که زه هغه شروع کړم زما په خیال باندې ډیر وخت به اخلی او دا لا څه جناب سپیکرصاحب، په هغې کښېDisable خلق، بیماران خلق، مریضان خلق معاف نه کړلی شو، تر دې پورې چې زنانه په هغې کښې معاف نکړلې شوې۔ دا زما سره یو ټرانسفر آرډر دلته پروت دے، خالده بنت فیض رسان صاحب چې دا د جی پی ایس کلپانړئ نه بیام درې ته او بیا هلته ئے دوه میاشتې وخت نه دے تیر کړے او په دوه میاشتې کښې دننه دننه د هغې پوسټنګ ئے شپږیشت میله لرې په غره کښې یو لرې ځائې ته چې کوم دے نو د هغې ټرانسفر وکړو۔ جناب سپیکرصاحب! دا د پښتو معاشره ده، که د یو سړی د چا سره هر څومره دشمنی وی کم ازکم د هغه د کور په زنانو لاس نه پورته کوی،

د هغه د کور په بچو لاس نه پورته کوی، د هغه په بوډا گانو باندې لاس نه پورته کوی او سیاسی انتقام کښې هغه زنانه هم نذر شولې او هغوی هم Suffer شولې لهذا زما به ریکویسټ دا وی، دا ټهیک ده چې ایجوکیشن ډیپارټمنټ ما ته په دې حواله باندې تسلی راکړه، مونږ به د دې انکوائری کوؤ او د هغې د پاره مونږ کمیټی جوړه کړله او د هغې به زر تر زره رپورټ راکوی خو جناب سپیکرصاحب! زما به ډیر مؤدبانه گزارش وی چې کم ازکم دغه سابقه روایات پریښودل پکار دی، د سیاسی انتقامونو چې کومه سلسله شروع شوې ده، دغه سلسله ختمول پکار دی او چونکه په دې کښې محکمې هغوی ما ته تسلی راکړله او اطمینان ئے راته راکړو، دلاسه ئے راته راکړله نو لهذا زه دغه خپل کال اټینشن د هغوی په تسلئ باندې او په اطمینان باندې واپس اخلم۔ ډیره شکریه۔

<u>جناب سردار حسین</u>: جناب سپیکرصاحب! دې سلسله کښې زما یو دوه گزارشات دی۔

<u>جناب قائمقام سپیکر</u>: جی، سردار بابک صاحب۔

<u>جناب سردار حسین</u>: شکریه، سپیکرصاحب۔ مولانا فضل غفور صاحب چې څنگه خبره وکړه او زما به ریکویسټ دا وی وزیر اعلیٰ صاحب ته که یو دوه منټه مونږ له ئے توجه راکړه نو ډیر زیات مشکور به یو د وزیر اعلیٰ صاحب۔ عنایت خان صاحب ته به زما دا ریکوسټ وی چې وزیر اعلیٰ صاحب، صرف دوه منټه۔ وزیر اعلیٰ!'سوری' سر سپیکر صاحب! څنگه چې مولانا صاحب خبره وکړه، مونږ په خپل دور حکومت کښې استاذانو ته، د ډسټرکټ کیډر استاذانو ته اپ گریڈیشن اور پروموشن پالیسی ہم نے دی ہے، پھر ساتھ ساتھ ہم نے 16 and above جو ہمارے ٹیچرز ہیں، پراونشل کیڈر، ان کیلئے ہم نے سروس سٹرکچر دیا ہے اور پھر جو چار درجاتی فارمولا ہم نے دیا ہے، ان ساری پالیسیوں کے ہوتے ہوئے پوسٹنگز کیلئے، ٹرانسفرز کیلئے ایک انتہائی واضح کلیئرکٹ پالیسی جو ہے، وہ موجود ہے، میں اس پر ڈیبیٹ بھی کر سکتا ہوں، سپیکر صاحب! بدقسمتی سے ضلع بونیر میں اور مجھے دوسرے اضلاع سے بھی معلومات آرہی ہیں لیکن بونیر کے حوالے سے صرف اس لئے بات کروں گا کہ آج مولانا صاحب نے بات کی ہے۔ نگران دور حکومت میں، یعنی جواپ گریڈیشن اور پروموشن کے حوالے سے پی ایس ٹی ٹیچر

جو پرائمری سکول ٹیچرز ہیں، سینیارٹی کی بنیاد پر جن لوگوں کو Accommodate کیا گیا، اسی حکومت نے آ کے، مجھے یہ بھی پتہ ہے کہ منسٹر صاحب کو معلوم نہیں ہے، منسٹر ایجوکیشن صاحب کو اس چیز کا نہیں پتہ اور نہ منسٹری کو معلوم ہے اور بدقسمتی سے آج منسٹر صاحب موجود بھی نہیں ہیں، جو منسٹر صاحب ہمیں جواب دینگے بونیر کے، انہی کے کہنے پر سیاسی انتقاموں کا انتہاء ہوا ہے انتہاء، میں ایک مثال دیتا ہوں، ایک مثال، میری Constituency میں ایس ای ٹی سائنس ایک استاد ہے، محمد صاحب اس کا نام ہے، پچھلے تین مہینوں میں سات مرتبہ اس کو ٹرانسفر کیا گیا ہے، سات مرتبہ، یہاں پر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے سپیشل سیکرٹری صاحب بھی موجود ہیں اور ڈائریکٹر صاحب بھی موجود ہے، میں نے تین چار دفعہ Verbally منسٹر ایجوکیشن سے بات کر لی ہے اور میں نے صرف اتنا کہا ہے کہ سارے صوبے میں ایس ای ٹیز اور ایس ایس آسامیاں بہت ساری خالی ہیں، اگر کوئی ایس ای ٹی سائنس جس گاؤں سے تعلق رکھتا ہو اور اسی گاؤں میں پوسٹ خالی ہو، چالیس میل دور اس کو ٹرانسفر کرتے ہو تو یہ انتقام نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ اسی طرح اور بھی بہت زیادہ مثالیں ہیں، یہاں پہ Ban لگا ہوا ہے، روزانہ کی بنیاد پر ہم یہ سنتے ہیں کہ ہم نے پوسٹنگ کیلئے ٹرانسفر کیلئے پالیسی بنانی ہے، ایم پی ایز اگر منسٹر کے پاس Application لیجاتے ہیں تو ان کو یہی کہا جاتا ہے کہ ابھی پالیسی بنی نہیں ہے تو پالیسی بنانے والے خود اپنی پالیسی کا انتظار نہیں کر رہے ہیں اور دھڑا دھڑ ضلعوں میں انتقامی کارروائیاں کر رہے ہیں، تو یہی انصاف ہے؟ اور پھر یہی کہا جاتا ہے کہ ایجوکیشن میں سیاست نہیں کرینگے، ایجوکیشن میں سیاسی مداخلت نہیں کرینگے، یہ جو پالیسیاں ہم نے بنائی ہیں، یہ میں فلور آف دی ہاؤس پہ کہتا ہوں کہ میں Being Minister of Education in the last government اس پر ڈیبیٹ کرنے کیلئے تیار ہوں کہ اگر اسی میں کوئی کمی ہے تو بیشک آپ کی حکومت ہے، اس کمی کو دور کیا جائے لیکن پچھلے چار مہینوں سے سروس سٹرکچر پر عمل نہیں ہو رہا، اپ گریڈیشن اور پروموشن کی جو ہم نے پالیسی دی ہے، اس کے برخلاف کام ہو رہے ہیں، تو کیا ممبران پھر اعتراضات نہیں کرینگے؟ اساتذہ کو جو انتقام کا نشانہ بنایا جا رہا ہے تو ان کے پاس دوسرا کونسا راستہ ہے؟ اپنے ایم پی اے کے پاس آئیں گے اور فیمیلز کو بھی نہیں دیکھتے، چن چن کر، چن چن کر سپیکر صاحب! چن چن کر بونیر میں، پتہ ہوتا

ہے منسٹر صاحب کو کہ اگر کسی کا تعلق جماعت اسلامی سے نہیں ہے تو چن چن کر Above the rule ان کو میلوں دور ٹرانسفر کیا جاتا ہے، میں ایک سکول کی مثال دیتا ہوں، ہائر سیکنڈری سکول نگرئی۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: سردار بابک صاحب، پلیز مختصر کریں۔

جناب سردار حسین: یہ سر جی، یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے۔

جناب قائمقام سپیکر: بہت، بہت زیادہ ایجنڈا ہے اور۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: وقت اگر قیمتی ہے لیکن سپیکر صاحب، ایک پورے ہائر سیکنڈری سکول کو، اس یونین کونسل کی آبادی 50 ہزار ہے، چھ سبجیکٹ سپیشلسٹ اس سکول سے ٹرانسفر کئے گئے ہیں اور تین دن سے وہ سارا علاقہ جو ہے، وہ احتجاج پر ہے اور روڈوں پر نکلے ہیں۔ میں دوسرے سکول کی مثال دیتا ہوں، گورنمنٹ ہائی سکول اشاڑی جو میری Constituency میں ہے، ایک ہی دن میں تین اساتذہ کو اس سے ٹرانسفر کیا گیا ہے، ابھی ہائی سکول میں صرف ایک استاد کام کر رہا ہے۔ سپیکر صاحب! وزیر اعلیٰ صاحب کو بھی ریکویسٹ ہے، حکومت کو بھی ریکویسٹ ہے کہ آپ لوگ تو میرٹ پر کام کرینگے، اقرباء پروری نہیں کرینگے، انصاف کرینگے، مساوات کرینگے، ایجوکیشن میں سیاست نہیں کرینگے، ایجوکیشن میں مداخلت نہیں کرینگے تو میرے خیال میں آج عملی طور پر آپ لوگوں کو ثابت کرنا چاہیئے جو آپ کہہ رہے تھے، وہ کر نہیں رہے ہیں، جو آپ کہہ رہے تھے، اس کے برخلاف کر رہے ہیں تو عوام سراپا احتجاج ہونگے۔

جناب قائمقام سپیکر: مسٹر محمود احمد خان صاحب، پلیز۔

جناب محمود جان: محمود جان۔

جناب قائمقام سپیکر: محمود جان صاحب، پلیز۔

جناب محمود جان: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیم۔ شکریه جناب سپیکر صاحب، بنه ده چې موقع مو راکړه راله، د بجلئ خبره کیده جی خو بدقسمتئ سره، دا بدقسمتی ده او که خوش قسمتی ده، زما حلقه کښې هم یو ډیم دے چې نامه ئے ورسک ډیم ده جی او هغه د پښتو متل دے، وائی د ډیوې د کونې لاندې تیاره ده، بجلی زما ورسک ډیم کښې پیدا کیږی او زما په خپله حلقه کښې بیس بیس، بائیس بائیس گهنټې لوډ شیډنگ کیږی نو د دې زه تپوس د چا نه

وکړم؟ د پښتنو روایت دے، وائی چې کله تا ته خپل حق نه ملاویږی نو په بله طریقه به ئے اخلو، هغه طریقې ډیرې دی خو افسوس په دې باندې راځی جی چې زما حلقې ته خپل حق نه ملاویږی ځکه چې دا رولز کښې هم شته چې کوم یو شے کوم ځائې کښې پیدا شی، ګیس، بجلی نو د هغه حلقې حق پرې کیږی، د بجلئ په مد کښې سنټر نه پیسې راځی، تیر حکومت کښې هم هغه پیسې پته نشته چې کوم ځائې ولګیدې، زه اوس دا ریکویسټ کوم چې د ورسک ډیم د پاره کومې پیسې مونږ ته، صوبائی حکومت ته ملاؤ شی، مهربانی د وشی دغه پیسې زما د PK-7 په عوامو باندې ولګوئ جی، د هغوی په Benefit باندې د ولګولې شی۔هغوی باندې چې کوم بقایا جات دی د بجلئ په مد کښې، هغه د پرې ختم کړے شی نو زما علاقې ته به پرې ریلیف ملاؤ شی او که دغه رنګې نه کیږی نو دا څنګه چې دوئ وائی غلا هم کیږی، ډاکې هم کیږی، کنډې هم اچولې کیږی نو چې ما ته خپل حق په صحیح طریقه نه ملاویږی نو زما کس، زما حلقې والا به کنډا هم اچوی، میټر به هم بندوی او هر یو کار به کوی نو دغه کښې بجلئ نه چې کومې پیسې راځی، دغه د زما د PK-7 عوامو له د یو ریلیف ورکړے شی۔ ډیره مهربانی۔

جناب قائمقام سپیکر: شکریہ، محمود جان صاحب۔حبیب الرحمان صاحب،پلیز۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! مونږ له د حبیب الرحمان خان جواب نه راکوی، په دې زمونږ اعترض دے، دا ټرانسفرې کړی هم دوئ دی-----

جناب قائمقام سپیکر: ځه جی بیا بهتر ده-----

جناب حبیب الرحمان(وزیر برائے زکواۃ وعشر): زه به جی جواب ورکړم۔

ایک رکن: Personal explanation, Rule 48 لاندې Rule 48 لاندې Personal explanation۔

جناب قائمقام سپیکر: چونکه دوئ سره-----

وزیر زکواۃ وعشر: جناب سپیکر صاحب!-----

جناب قائمقام سپیکر: چونکه دوئ سره Relevant ده نو ډیره بهتر دا ده چې دوئ، د دوئ جواب خو تاسو واؤرئ جی۔

وزیر زکواۃ وعشر: زه جی Rule 48 لاندې Personal explanation باندې دغه کول غواړم، دوئ دا ځکه وائی چې زه حقائق-----

جناب سردار حسین: وزیر اعلیٰ صاحب ناست دے، زمونږ هغه ته ریکویسټ دے چې مونږ له وزیر اعلیٰ صاحب جواب راکړی، مونږ له د سکندر شیرپاؤ صاحب جواب راکړی-----

وزیر زکواۃ وعشر: ګوره شور به نه جوړوې، خبره د کړې ده، خبرې به میدان کښې، ګوره جی خبره به، زه چې خبره وکړم جی، ګوره خبره زه واضحه کوم-----

جناب قائمقام سپیکر: سردار بابک صاحب! ستاسو په شور به-----

(شور)

وزیر زکواۃ وعشر: دا په شور باندې نه کیږی، جواب به زه درکوم-----

(شور)

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب! دلته کښې شوکت خان هم ناست دے، شیر پاؤ خان هم ناست دے، وزیر اعلیٰ صاحب هم ناست دے، شوکت خان د د دې جواب راکړی کنه-----

وزیر زکواۃ وعشر: که دوئ دا وائی چې دا Rule د ده، دغه ځان له قانون-----

(جناب سردار حسین، رکن اسمبلی بات کر رہے ہیں)

جناب قائمقام سپیکر: بابک صاحب، بابک صاحب، زه یو عرض کوم کنه جی، چونکه د Personal explanation خبره ده نو زه وایم چې تاسو واؤرئ۔

جناب سردار حسین: Explanation د بالکل وکړی خو مونږ له د جواب راکړی-----

(جناب سردار حسین، رکن اسمبلی بات کر رہے ہیں)

وزیر زکواۃ وعشر: زه به جواب ورکوم-----

(قطع کلامیاں)

جناب سردار حسین: مونږ له د وزیر اعلیٰ صاحب جواب راکړی، سکندر خان د جواب راکړی۔

جناب قائمقام سپیکر: درکوی به، هغه به هم درکوی خو تاسو اول د۔۔۔۔۔

(جناب سردار حسین، رکن اسمبلی بات کررہے ہیں)

جناب محمد علی(پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ): جناب سپیکرصاحب! یو منټ، جناب سپیکرصاحب! یو منټ۔

(جناب سردار حسین، رکن اسمبلی بات کررہے ہیں)

وزیرزکواۃ وعشر: زه ولاړ یم، ماته ئے فلور راکړے دے۔

(جناب سردار حسین، رکن اسمبلی بات کررہے ہیں)

جناب قائمقام سپیکر: جی آنریبل چیف منسٹر صاحب، پلیز۔

وزیرزکوۃ وعشر: یره جی چیف منسټر صاحب! ماته ئے پریږده چې زه وضاحت وکړم۔

جناب قائمقام سپیکر: آنریبل چیف منسٹر صاحب۔

(تالیاں)

جناب پرویزخٹک (وزیراعلیٰ): سپیکرصاحب! بابک صاحب ته ریکویسټ کوم چې Personal explanation باندې د هر چا حق دے چې هغه جواب ورکړی، باقی چونکه منسټر صاحب نشته دے ، هغه به تاسو ته تفصیلی جواب درکړی خو زه ایجوکیشن باره کښې تاسو ته وضاحت کوم چې بالکل مونږ نه غواړو چې چا سره زیاتے وشی، مونږ به پکښې Interference نه کوؤ او چونکه بدقسمتی دا ده چې بابک صاحب منسټر ایجوکیشن وو، زه نه یم خبر چې کوم پالیسیز دوئ جوړ کړی وو چې یره د ټرانسفر به څه پالیسی وی او د اپوائنټمنټس به څه پالیسی وی؟ هغه پالیسیز خو تیر شوی حکومت کښې زه هم ناست ووم، Implementation پکښې نه وو خو چونکه مونږ عوامو سره وعده کړې ده چې مونږ به بهترین تعلیم خلقو ته ورکوؤ، مونږ ان شاءالله تعالیٰ Next session کښې د ایجوکیشن د ټرانسفر

پالیسی راؤړو چې دې صوبه کښې د ټرانسفر دا سلسله هډو ختم شی چې نه ټرانسفر وی او نه غضب وی او نه دا بلا وی، نو دې د پاره مونږ دا پالیسی راؤړو چې کوم سکول کښې کوم سړے اپوائنټ شوے دے یا کوم ځائې کښې ټرانسفر شو، هم هلته کښې به هغه پروموټ کیږی، هلته به ریټائر کیږی (تالیاں) او د هغه پروموشن به دا نه وی چې هغه ریزلټ نه ورکوی سکولونو کښې نو هغه به پروموټ کیږی۔ نو هغې د پاره مونږ 5^{th} class او د 8^{th} class د 'بورډ ایګزام' شروع کوؤ چې په هغې ریزلټ باندې به هغه پروموټ کیږی، هغه ته به Incentive ملاویږی او کوم سکولونو کښې چې هغه استاذان ریزلټ نه ورکوی، د هغوی پروموشن به هم بندیږی، د هغوی هغه Incentive به هم نه ملاویږی۔ نو دا پالیسی راروانه ده ځکه چې که دا مونږ ونکړل نو زمونږ څه حق جوړیږی یا د ایم پی اے / منسټر څه حق دے چې هغه د استاد ټرانسفر کوی، هغه ته چا دا دغه ورکړے دے چې هغه د غریب بچے د په دغه سکولونو کښې سبق وائی، زما دې اسمبلئ کښې د هیچا ځامن، بچی په دغه سکولونو کښې سبق نه وائی نو څنګه مونږ دا اختیار ځان سره وساتو چې مونږ د استاد ټرانسفر کړو؟ نو دا یو ناجائزه خبره ده، هم دغه وجه ده چې مونږ دا پالیسی راؤړو چې دې سکولونو کښې پروموشن په ریزلټ باندې به وی۔د 5^{th} class بورډ ایګزام به شروع کیږی، د 8^{th} به شروع کیږی، 10^{th} already شته، چې هغوی ښه ریزلټ ورکوی نو هغوی به پروموټ کیږی، هغوی ته به عزت هم ملاویږی او د غریبانانو بچو ته به تعلیم هم ملاؤ شی ځکه چې شپیته کاله راهسې د دې سکولونو دا نتیجې وګورئ، صفر دی، د غریب بچې ترقی نه شی کولے۔ هغه بله ورځ مونږ اسلام آباد کښې میټنګ وو د ډی ایف آئی ډی، هغوی ته ما دا اووئیل چې تاسو مونږ ته اربونه روپئ راکړئ، ټول حکومتونه وائی چې مونږ ایجوکیشن باندې اربونه روپئ ولګولې او دومره ترقی مو ورکړه، څه ترقی ملاؤ شوه؟ د سکولونو ریزلټ خو صفر دے ، د غریب بچے خو تباه و برباد دے نو دې فنډونو لګولو څه فائده نشته۔ ما ته خلق وائی سکولونه راته جوړ کړه، زه ورته وایم چې کوم سکولونه چې دی، د هغې ریزلټ شته دے ، هغې کښې د بچو تعلیم شته دے ؟ هغې کښې غریبانان ناست دی او مونږ بوډونه لګوؤ چې سکولونه مو جوړ کړل، په

هغه سکولونو کښې شته څه؟ په هغې کښې فرنیچر نشته، هغې کښې ټاټ نشته، هغې کښې هغه استاد چې کوم دے، هغه دوه لفظونه نشی لیکلے نو د دې د پاره مونږ دا پروموشن سلسله په رزلټ باندې ورکوؤ څکه چې نن مونږ بې حسابه پیسه ټیچر ټریننګ باندې لګوؤ، زه نه یم پوهه چې کوم ټریننګ د هغوی شوے دے؟ ګنې راځئ دا ایم پی اے ګان صاحبان خپل سکولونو ته لاړ شئ، وګورئ چې هغه استاد سبق ښودلې شی، هغه غریبانانو ته څه سبق ښائی؟ هغوی ته د شرم خبره ده او دا ذمه واری په مونږ راځی چې د دې هر څه، د دې غریب د بچو د تباهئ مونږ ذمه وار یو، که مونږ په دیکښې ګوتې نه وهلې او ښه سوچ مو کولے او دا حق مو خلقو ته ورکړے وے چې یره دیکښې به ګوتې نه وهو، دا استاذان به دې غریبانانو ته ښه تعلیم ورکوی، نن د غریب بچی به په دې ملک کښې حکمران جوړ شوے وو، نن به هغه انجنیئر او ډاکټر جوړ شوے وو خو چونکه دا سلسله هم دغسې جاری ده، ان شاءالله دې آئنده میاشت نیمه کښې مونږ هغه آرډیننس هم راؤړو او دغې اسمبلئ ته به ان شاءالله تعالیٰ قانون راؤړو چې هغه دلته نه پاس کړو چې دغه د غریب بچو ته تعلیم ملاؤ شی۔ ما نه هغه ورځ چا تپوس وکړو چې دا استاذان چې کوم دا مونږ یکساں تعلیمی نظام راولو نو دغه استاذانو ته خو انګریزئ لفظ هم نه ورځی، هغوی خو سبق نشی ښودلې، هغوی به څه د غریبانانو بچو ته تعلیم ورکړی؟ ما وئیل چې ماته پته وی چې زما پروموشن په ریزلټ باندې دے نو زه به ګرځم او ځان ته به ټیوشن هم ساتم، زه به لائبریرئ ته هم ځم، زه به پخپله باندې څه زده کوم چې یره زما پروموشن هله کیږی چې زه بچو ته ریزلټ ښه ورکړم، زه د سکولونو ریزلټ ښه ورکړم نو زه به پخپله کوشش کوم، زه به پخپله په منډو لګیا یم که ټیوشن ساتم که هر څه کوم زه به هغه بچو ته تعلیم بهتر ورکوم چې ښه ریزلټ راشی چې هغې باندې زما پروموشن وشی۔ نو ان شاءالله تعالیٰ که مونږ د دې ځیزونو نه لاس واخستلو او دا حق مو غریبانانو ته ورکړو چې دا ستاسو سکولونه دی، تاسو ته ریزلټ پکار دے، تاسو بهترئ د پاره دے، یقین وکړئ چې دومره دعاګانې به راته ملاؤ شی او د غریب بچے به په دې ملک کښې ترقی وکړی، دا واحد لاره ده۔ نو زه ځکه دا خبرې کوم، زه دا خبرې ځکه کوم چې دیرش کالو نه زه هم په دې دغه کښې شامل یم، زه هم مجرم یم، ما هم

غلط کارونه کړی دی، ما هم دې غریبانانو ته حق نه دے ورکړے نو دا ان شاءالله تبدیلی به راځی، زه د اپوزیشن نه دیکښې دا مدد غواړم چې تاسو مونږ سره په دیکښې به ان شاءالله یو ځائې کیږئ چې دې غضب نه خلاص شو ځکه یو استاد ټرانسفر کړې نو۔۔۔۔

جناب شاہ حسین خان: د دې نورو خبرو خو د جواب ورکړی کنه۔۔۔۔

جناب وزیراعلیٰ: بیا به جواب ورکړئ، دا ګوره چې یو استاد، زه صرف ساده خبره کوم، تاسو یو استاد ټرانسفر کړئ هغه خو به وائی چې زما حق دے ما خو ووټ ورکړے دے، زما حق ما ته ملاؤ شو خو چې کوم د هغې په بدل کښې ټرانسفر شو، هغه خو مو نه پریږدی، هغه خو بیا هم مونږ ټولو پسې ګرځی او په بل الیکشن کښې به راپسې ګرځی او تباهی به مو جوړوی، هم دغه وجه ده چې د حکومتونو بدنامی جوړیږی، د دې ممبرانو بدنامی جوړیږی، راپسې ډرامې قصې کیږی، د دې څیزونو نه به ځان وباسو ان شاءالله تعالیٰ، دې قانون کښې ستاسو مدد غواړم۔ باقی د واپډې خبره دلته کښې وشوه، دا واپډا خو یو، خیر محکمې خو ټولې مافیا جوړې دی خو واپډا خو عجیبه غونډې مافیا ده، نه ئے مونږ تپوس کولے شو، نه هغه سنټر والا فیډرل وزیر ئے تپوس کولے شی، دلته کښې ما اسلام آباد کښې فیډرل منسټر سره میټنګ شوے وو، هغوی ته ما دا یقین دهانی ورکړې وه چې مونږ دلته ټولې تهانړې تاسو ته حواله کوؤ، ټول پولیس درته حواله کوؤ، راشئ دا غله ونیسئ، دا خو زمونږ دغه نه ده ذمه واری چې غلا د هغه کوی او زور د دې صوبې نه وباسی او دا هم د واپډې افسران چې دوئ سره ملاؤ نه وی نو هیڅوک غلا نشی کولے، هم دوئ ورسره ملاؤ دی، هم دوئ ورسره ملاؤ دی او د دوئ دا مافیا ده۔ کله پورې چې د واپډې افسران پخپله ایماندار شوی نه وی، پخپله دوئ صحیح کار نه وی شروع کړے نو دې صوبې کښې نه دې ملک کښې هډو بجلی پوره کیدې نشی۔ ما هغه ورځ دا میټنګونه کړی دی، زه اوس بیا دې اسمبلئ ممبرانو ته وایم چې ستاسو هم دا فرض دے چې کوم ځائې کښې غلا کیږی، د واپډې سره مدد وکړئ، که واپډا پخپله ټهیک شی، زمونږ په نوښار کښې ایف آئی اے والا راغلل، هغوی وئیل چې ټولو نه اول به مونږ واپډې افسران چیک کوؤ، هم هغه واپډې والا رااوتل ایف آئی اے والا

ئے په کمرو کښې بند کړل، نو هغوی پخپله خپله غلا نه بندوی نو د بل چا غلا به څه بنده کړی؟ هغوی پخپله غله ډاکوان دی، هغوی څنګه به د چا بل چا مدد وکړی؟ نو مونږ خو د دې خپلې صوبې ذمه وار یو نو مونږ خو د هغوی ذمه واری نشو اخستې چې هغوی د غلا کوی او بیا سزا د دې صوبې ته ملاویږی. نو ما چې څومره پولیس افسران دی، تاسو ممبرانو صاحبانو، د ټولو په مخامخ وایم چې دې صوبه کښې د افسرانو د غلا د وجې نه کله ګرډ سټیشن راباندې بند کړی، کله راباندې اډې رااوغورزوی، نو زه دلته کښې دې پولیس افسرانو ته دې فلور باندې وایم چې کوم ځائې کښې اډا اوغورزیده نو تاسو ممبران خپل پولیس افسرانو ته اطلاع ورکړئ، ان شاءالله دا واپډې والا به ګرفتاروؤ (تالیاں) دوئ به جیل کښې اچوؤ ځکه چې دوئ خپله غلا پټولو له کله اډا وغورزوی، کله ګریډ سټیشن بند کړی ځکه چې ما ډیر ځله چیک کړی دی، تپوس وکړم دا ولې بند شوی دی، وائی دا ایکسیئن صاحب آرډر کړے دے چې دلته کښې دا لائن بند کړه، ولې لائن بند کړه دیکښې ټول خو غله نه دی، لس به پکښې غله وی، پینځه سوا به پکښې ټهیک ټهاک وی، نو زه دلته کښې دا په فلور آف دی هاؤس تاسو سره Commitment کوم چې کوم ځائې کښې تاسو ته اطلاع ملاؤ شوه چې یره اډا ئے غورزولې ده،یره ګرډ سټیشن ئے بند کړے دے ناجائزه، پولیس ته اطلاع کوئ، کمشنر ته اطلاع کوئ، ما Already Instructions ورکړی دی چې ټولو نه اول دا ایکسیئن ګرفتار کړئ، دې کوټه کښې ئے بند کړئ (تالیاں) نو بیا به ده ته پته ولګی ځکه چې که تاسو مونږ سره دیکښې تعاون نه کوئ نو هم دغه سلسله به روانه وی. نو زه دې ټول هاؤس ته دا بیا ګزارش کوم چې مهربانی وکړئ، کوم ځائې کښې تاسو اووینئ چې څوک غلط، که هغه زمونږ د حکومت څوک غلط کار کوی، که هغه هره محکمه غلط کار کوی، تاسو نشاندهی کوئ، ان شاءالله مونږ ټول به درسره ولاړ یو او واپډا خو یو داسې ناسور دے، هغه ټهیک کول ګران کار نه دے خو چې مونږ راپاڅو او هغوی ته لاره وښایو چې یره دا مو لاره ده، په دې باندې راسره که چلیږی ښه ده که نه او که نه چلیږی نو بیا ما تاسو ته اووئیل چې بیا مونږ د دې ذمه وار نه یو چې په مونږ باندې لوډ شیډنګ، بې جا لوډ شیډنګ په صوبه کښې روان دے چې کوم په مونږ باندې

جائز لوډ شیډنګ دے چې کوم ټول پاکستان باندې دے ، هغه مونږ منو خو چې کوم ځائې کښې د غسې زیاتے کیږی، دیکښې که لس ګهنټې لوډ شیډنګ دے نو دا لس ګهنټې ورسره دوئ خپله غلا پټوی، نو زه تاسو ته دا یقین درکوم چې ان شاءالله تعالیٰ دا حکومت تاسو سره به تعاون کوی چې کوم ځائې کښې غلط وینئ چې کومه محکمه کښې غلط کار وینئ، مهربانی وکړئ زما خپل Complaint cell هم شته، ما ته اسمبلئ کښې هم وئیلے شئ ان شاءالله مونږ به تاسو سره تعاون کوؤ۔ مهربانی۔

جناب سردار حسین: سر، مونږ چې کوم تپوس کولو ، د هغې جواب خو رانغلو۔ مونږ ته حبیب الرحمان صاحب نه، مونږ ته د بل څوک جواب راکړی، زمونږ چې کوم سوال وو د هغې جواب خو را نه کړے شو۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب قائمقام سپیکر: جی، مسٹر عنایت اللہ خان۔

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): جناب سپیکر، میرا خیال ہے کہ The honourable Member, he is the honourable Member as well as member of the cabinet, in both capacity he has the right to respond to those لیکن اگر وہ چاہتے ہیں کہ وہ ہمیں As a cabinet member جواب نہ دیں تو ان کو تو اتنا موقع ضرور دیا جائے کہ وہ Personal explanation کریں۔۔۔۔۔

Mr. Acting Speaker: Okay.

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: جو ان کے حوالے سے Point raise ہوا ہے، وہ وضاحت کریں۔

جناب قائمقام سپیکر: حبیب الرحمان صاحب، مسٹر حبیب الرحمان، پلیز۔

جناب حبیب الرحمان (وزیر برائے زکواۃ و عشر): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ۔

(جناب سردار حسین، رکن اسمبلی بات کر رہے ہیں)

وزیر زکواۃ و عشر: آؤټ نه خبرې به اورې، زما جی درخواست دا دے چې دا خبره واؤرى نو پته به هاؤس ته ولګی۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: اب کیونکہ Personal explanation کیلئے چھوڑ دیں، بات تو سن لیں جی، بات سن لیں، پھر اس کے بعد دیکھتے ہیں جی۔ جی حبیب الرحمان صاحب۔

وزیرزکواۃوعشر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه جناب سپیکر۔ وړومبے خوستا سو په دغه کښې مې دا عرض دے چې چونکه دا کال اټینشن دے ، پرون مې هم تاسو ته دا عرض کړے وو، په کال اټینشن باندې تاسو دومره اجازت ورکړئ خو بهرحال زه د دې خپل ورور مفتی صاحب انتهائی مشکور یم، مخکښې هم دوئ داسې اشارې ورکړې دی او دې هاؤس ته ئے دا تاثر ورکړے دے چې دا حبیب الرحمان په بونیر کښې، دې چونکه منسټر دے ، ده د خلقو سره ډیرې لوئې زیاتئ کړې دی نو په دې د خدائے هم شکر ادا کوم او د دې خپل ورور کشر انتهائی مشکور یم، اګر چې هغوی دا اووئیل چې زه دا خپل دغه واپس اخلم خو دا Property of the House شوه ، یعنی تاسو هم چې دوئ له اجازت ورکړے دے ، ما لږ غوندې دې دغه ته پریږدوئ۔ زه جی دا خبره هم ایډمټ کوم چې په تیر حکومت کښې چې سردار حسین بابک زما ورور-----

جناب سردار حسین: دا Explanation دے که دا جواب ورکوې؟-----

وزیرزکواۃوعشر: نه جی، زه دواړه کوم۔

جناب سردار حسین: نو بیا خو دلته د ناستې هډو څه مطلب نشته۔

جناب محمد علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ): بابک صاحب! تاسو لږ برداشت کوئ بابک صاحب۔ ته واک آؤټ وکړه، ته واک آؤټ وکړه، زه حیران یم-----

وزیرزکواۃوعشر: ګورئ، هسې زمونږ خبره واوره چې زه-----

جناب محمد علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ): دغې له راغلی یو چې مونږ به اسمبلئ ته جواب کوؤ۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب قائمقام سپیکر: پلیز پلیز، محمد علی صاحب، آپ تشریف رکھیں جی، محمد علی صاحب۔

وزیر زکواۃ وعشر: (جناب محمد علی، رکن اسمبلی سے) ته کښېنه یره، خبره مه خرابوه یره۔ زه جی دا خبره ایډمټ کوم چې دې تیر حکومت چې د هغې سردار حسین بابک وزیر وو، هغوی پی ټی سی استاذانو له ډیر لوئې مراعات ورکړی وو، زه دا بالکل ایډمټ کوم، دا بالکل دې سره زما اتفاق دے ځکه چې د سات نه ئے باره او چوده او پندره ته، خو دوئ بیا داسې چل وکړو چې خلق ئے یعنی کوم ځائې کښې کومه پالیسی وه، د گورنمنټ د طرف نه د ډیپارټمنټ چې کومه پالیسی وه، هغه ئے مکمله Violate کړه او د باچا خان سپاهیان وو او چې د دوئ کوم خلق وو، هغه ئے په ناجائز طریقه باندې ځائې په ځائې مطلب دا دے لرې هغه سړے پکار وو (تالیاں) هغه ئے نیزدې، دا جی 385 مرد اساتذه او 170 دا چې کوم دے نو فیمیل اساتذه دوئ ډسټرب کړل۔ د دوئ په هغه حکومت کښې دا ټولې پارټۍ راپاڅیدې او ډیر زیات د حکومت خلاف ئے جلسې او جلوسونه وکړل چې یره زمونږ سره انصاف وکړئ او چې کوم Written policy ده Written policy، د هغې مطابق تاسو مونږ ایډجسټ کړئ۔ کله چې دا حکومت په وجود کښې راغے، چونکه ما منسټر ته چې کوم دے ایجوکیشن ته د مخکښې نه هم وئیلی وو په ټرانسفرو کښې چې صاحبه! زمونږ په بونیر کښې دا چې کوم چل، زما سره گوره دا چارج شیټ دے خو دا اوس هغه چونکه شته نه، دا به زه په موقع باندې د سردار حسین بابک یعنی چارج شیټ چې هغه کوم کارونه کړی دی، د هغې چارج شیټ مې په لاس کښې دے، په هغې باندې بحث نه کوم، زه ولگیدم او ما دلته کښې مې ریکویسټ وکړو او هلته مې هم ای ډی او ته اووئیل چې دا 385 کسان سکرین آؤټ کړه او چې څنگه پالیسی ده، صاحبه! پالیسی داسې ده چې په گریډ 15 کښې دا اوس پی ایس ټی چې کوم سینیئر دغه دی، دا به چې کوم سینیئر ترین وی، هغه به په هغه سکول کښې پاتې کیږی او په هغې به جونیئر ترین بهر په یونین کونسل کښې وځی، په ټول یونین کونسل کښې چې کوم خلق وی دس پندره، په هغې کښې به په سنیارټی باندې ایډجسټمنټ کیږی۔ مونږ ولگیدو 385 کسانو کښې 72 کسان Suffer وو، زه خدائے گواه کوم دا چې اوس دې ځائې کښې ولاړ یم، ما به محکمه تعلیم کښې یا به بله محکمه کښې هیڅ قسم پخپله ذاتی طور هیڅ قسم د چا باندې مې نوم نه دے اخستے، ما یو څلور شپږ بدلئ چې

په وړومبی (تالیاں) وخت کښې شوې وې، هغه کسان هغوی Revive کړل او هغه ئے Set کړل۔ اوس بیا خلقو ته ما وئیل، ما پسې خلق راغلل چې یره په دې 72 کسانو کښې چې دا اوس کوم ایډجسټ شوی دی، مونږ ته په دیکښې هم په بعضې څیزونو باندې، هغې کښې جی دا Error پکښې راځی لکه انیس بیس او په بعضې لکه 10 تقسیم 3 نو دا خو 3.333--- up to infinity، نو په دې وجه یعنی دومره دغه وو خو Set کیږی نه، یا یو ورځ فرق دے یا یو کلومیټر فرق دے، دوئ ته ما وئیل اپیل وکړئ او نن په څلور څیزونو باندې اپیلونه شوی دی، نن په هغې باندې د ای ډی او په آفس کښې میټنګ دے۔ دغه شان د زنانؤ زمونږ بدبختی دا ده چې څنګه تاسو دلته کښې یعنی زمونږ د دې سره اتفاق دے چې زمونږ سپیکر دے دې اپوزیشن له ډیر لوئے ټائم ورکوی خو تاسو پکار دا ده، دا هغوی چې نن راپاځی او په کوم یعنی غیر قانونی طریقه د هغوی کوم ډیمانډ دے، زه په دوه حیثیتو یم، په Personal explanation باندې هم پاڅیدلے یم خو دا خو زما Collective responsibility ده، چونکه منسټر نشته او ما ته محکمې دا دغه کړے دے چې د دې جواب به ته ورکوې، لکه پرون، هغه بله ورځ دوئ منسټر نه وو، (تالیاں) شپږ کال اټینشنې ما ته راغلې، اګر چې بیا وروستو بار کښې بیا وزیران راغلل، ما د شپږو د پاره ځان تیار کړو، زه به جوابونه ورکوم، هغه کار روان دے۔ زمونږ فیمیل ایجوکیشن کښې یو زنانه دوئ راوستې ده او هغه شکی مزاجه ده، یعنی هغې په دغه فارموله باندې یو بدلی کړې وه نو دلته کښې چې ایله هغه دغه ممبر پاځی نو لکه هغه لګیدلې ده هغه ټول څیزونه چې کوم دې، پینځلس بدلئ کړې وې، هغه ئے بیا واپس کړې دی، زه وایم څنګه چې د میل د پاره کومه کمیټی ده هلته او نن د هغې اجلاس دے، دغه شان هغه زنانه ته اووایه چې هغه کوم مخکښینے یعنی هغوی د قانون مطابق کوم کار کړے وو، هغه د په خپل ځائې وساتی او د هغې د پاره به هم کمیټی جوړه شی د اختر نه وروستو او چې کوم ځائې کښېError وی، هغه غلطی، هغه به په خپل ځائې شی۔ ګوره دغه زما په لاس کښې یو درخواست دے، زمونږ بدبختی دا ده چې زمونږ منسټران او زمونږ سیکرټریان او زمونږ چې د اپوزیشن د پاره، دا ګوره یو آرډر د وزیر تعلیم نه فضل غفور، دا زما په لاس کښې دے، د شپاړسو کسانو د بدلئ دا آرډر ئے د

وزیرتعلیم نه اخستے دے چې زه ورته اووایم، په وړومبنو ورځو کښې جی داسې چل شوے وو، دا بابک صاحب چې کوم محمد صاحب نوم واخستو، دا ایس ای ټی سائنس دے، د پالیسئی مطابق دے به په سکول کښې ټیچنګ کوی خو ګوره زمونږ په پینځه کاله حکومت کښې د ده سره درې محکمې وې، دا 16 دے، دے په ګریډ 19، ما ته به جی توجه کوئ، دے په ګریډ 19 باندې ای ډی او د بونیر پاتې شوے دے، پکار خو دا ده چې کوشش مې کړے وے او سی ایم ته مې وئیلې وے، وروستو به په دوئ باندې چې کوم دا احتساب بل راشی ان شاءالله تعالیٰ، د دغه استاذانو چې کومې پیسې دوئ اخستې دی، د دې منسټرصاحب په وینا باندې کوم طریقه کار دے، هغې باندې به زه وروستو راځم، دا به د دوئ خلاف مونږ انکوائری کوؤ. هغه محمد صاحب زه ولګیدم او دا مې دغه ته اووئیل چې تاسو دا بدل کړئ او د پالیسئ مطابق چې کوم خلق Illegible په دفتر کښې نه وو، څلور بدلئ بالکل ما Propose کړې دی او ډائریکټر صاحب مهربانی کړې وه، هغه چې کوم Illegal خلق وو د ګریډ 16 په 19 وو، د ګریډ 14په 18 وو، یعنی دا چلونه زمونږ په تیر حکومت کښې شوی دی، هغه د پالیسئ مطابق دوئ څلور تنه په دفتر کښې بدل کړی دی، د دغې ما بالکل وینا کړې ده. دا باقی محمد صاحب بیا د دغه په Disposal باندې شو د ډائریکټریټ، ګوره ما له خو پکار دا وو چې هغه زمونږ سره کوم هلته زیاتے کړے دے، یعنی په محکمه تعلیم کښې د بونیر سره چې کوم زیاتے شوے دے، دا د نورو ضلعو سره نه دے شوے، د هغې وجه دا ده چې Minister concerned د بونیر وو. ګوره اته کسان ئے Terminate کړی وو چې دا طالبان دی، هغوی هغه کیس وګټلو ګنې دومره داسې ذاتیات ئے کړی دی، زه خدائے ګواه کوم په دې ځائې ولاړ یم، ما تر نن تاریخه پورې ځان دومره خاموش کړے دے چې ما په نومې بدلئ کښې د هیچا تر دې ساعته پورې حصه نه ده اخستې، زه Smooth د (تالیاں) د پالیسئ قائل یم، که په پالیسئ کښې زما ورور راځی هغه که هر څوک چې راځی، هغې ته بالکل جوړ یم، زه دا وایم، خو دوئ دومره غویمه جی راخستې ده. زما په حلقه کښې په دې مخکښې ورځو کښې ما دا دوه کارونه کړی دی، شاه روان نومې یو ایس ایچ او وو زما د حلقې، یعنی دوئ دواړه زما په حلقه کښې ګوتې وهی،

دوئ د ما ته یو سنګل کیس ښکاره کړی ځکه وایم چې ما ته د دې خپل عمر سره دا مناسب نه ښکاری چې مونږ د بونیر یو او هغه پاڅی او ډیرې موقعې ما ځان خاموش کړے دے خو دا نن چونکه هغوی کال اټینشن راوړے دے نو زما دا مطلب وو چې وضاحت وکړم چې دې خلقو ته پته ولګی۔ ستاسو په ذهن کښې به وی چې حبیب الرحمان ډیر زیاتی خور دے، زه دومره کلیئر سړے یم چې که هر چل کیږی خو زه یعنی په خپل دغه کښې چې کوم دے په میرټ کښې (تالیاں) سودا بازی د هیچا سره نه کوم۔ دې ټولو خلقو ته، زما په بونیر کښې هم تاسو معلومات وکړئ که زما سیاسی مخالفین دی خو زما د دې خبرې به بالکل قائله وی۔ دا محمد صاحب په ډسپوزل باندې د ډائریکټریټ، ډائریکټر صاحب لګیدلے دے او زما په یو هائی سکول کښې ایس ای ټی د ټیچر په حیثیت باندې هلته ډائریکټر رالیږلے دے، ډائریکټر صاحب دلته کښې ناست دے، نه ما ده ته سکول ښودلے دے، چونکه زمونږ سره په ټولو سکولونو کښې کمے دے Overall په بونیر کښې، دا وروستو هغې خبرې له راځم چې په نګرئ کښې دا سې کسان بدل شوی دی، صاحبه! زما ښاره نومې یو ځائې دے او په هغې کښې دوه ایس ایس دی، ټول سکول خالی دے، په بونیر کښې ټول چې کوم ځائې ایس ایس غواړی، کوم ځائې ایس ای ټی غواړی نو Majority of schools یعنی ففټی پرسنټ ویکنسئ دا زمونږ سره ویکنټ دی۔ چونکه زمونږ کار شروع دے، ان شاءالله د حکومت دا پالیسی ده زر تر زره به دا مونږ ډکوؤ۔ هغه محمد صاحب، دا بابک صاحب بیا لګیدلے دے او ډائریکټر صاحب ته ئے اووئیل په هغه چینه کښې زما سره یو ایس ای ټی استاد وو، هغه ئے بدل کړو ناوګئ ته، نو ما ډائریکټر صاحب ته دا ریکویسټ کړے دے چې ګوره دا صاحب خو تا ته پته ده، ځکه ډائریکټر صاحب داټول سیچویشن دا پخوانې د بابک د وزارت ورته معلوم دے، پکار خو دا ده چې د ده خلاف زه دغه واخلم، چترال ته وایم چې لاړلے خو زه وایم نه، زما سکول Suffer کیږی او دا د سائنس ټیچر دے، مهربانی ته وکړه او دا زما د دې کوم سکول نه چې تا بدل کړے دے، تا راکړے وو، ما درنه نه وو غوښتے، دا دې خپل سکول ته واپس کړه۔ دا هغه خبرې زه کوم که دې ته بې قاعدګی وائې، هغه دوئ مهربانی کړې ده او هغه دومره دغه دے، برملا وائی

چې زما موګې مضبوط دے ، ما څوک منسټر نشی بدلولے ، دا مې هم د ډائریکټر په نوټس کښې راوستې ده چې فوری طور دا تا راوستے وو ، دې چینې ته، چینه نومې هائی سکول دے ، ما د رته نه وو وئیلی ، زما سره په دغه سکول کښې ایس ای ټی سائنس ټیچر نشته، فوری طور دا راوله، اوسه پورې Recent دغه راته نه دی معلوم چې یره چارج ئے اخستے دے او که نه دے اخستے ، دا د هغوی هغه خبره د رته کوم۔ مولانا صاحب ګرځی په دې مخکښې ورځو کښې، زمونږ طریقه کار جی دا دے زمونږ سره د ایس ای ټی استاذانې ډیرې زیاتې کمې دی په فیمیل کښې، مونږ هلته یعنی رواجی غوندې کار کوؤ او پی ټی سی استاذانو نه د ای ډی او سرکلو کار اخلو ځکه چې هلته کښې خو ایس ای ټی شته نه، مونږ به دا طریقه،یعنی پته به مونږ کوله او ایس ای ټی پوسټونه چې کوم دی د جینکو په دفتر کښې دا به مونږ Vacant ، ما نه د سردار حسین بابک د وختو نه هغه ځائې کښې زمونږ کلچر د پوپښتنو دے ، د هغې وخت نه دا طریقه رائج وه۔ مولانا صاحب ولګیدو زما د سکول نه، د بل سکول نه یو استاد شاه روان، دا ئے رابدل کړو ، هغه د جینکو په ځائې باندې د ای ډی او په سلسله کښې، زه خبر شوم، ما فوری طور ډائریکټر صاحب ته اووئیل چې ګوره زمونږ دا کلچر دے ، ته مهربانی وکړه نو هغه وئیل دا خو ویکنټ پوسټونه دی، ته دې له چې کوم دے ایس ای ټی، نو ګوره ما دا زیاتے که ورته وائې، زه ولګیدم، یره ما وئیل که نارینه پرې دوئ راولی نو زه ولګیدم او څلور ایس ای ټی جینکئ چې کوم د هغوی د ای ډی او پوسټونه وو ، دا مې هغوی ته ریکویسټ وکړو چې دا بند ځکه کړه چې دا مولانا صاحب خو مونږ له مرګونه جوړوی ځکه چې نارینه سړے د جینکو دغه ته چې کوم دے نو هغې باندې ګرځیدو ، ما دغه کار کړے دے۔ دا مې د رته ځکه د نمونې د پاره اووئیل چې دا زما د دې وزیرانو د پاره او د حکومتی ارکانو د پاره، اهلکارو د پاره او زه دا خبره د میډیا په ذریعه باندې ځکه کوم او چارج شیټ راسره د سردار حسین بابک دا دے پروت دے ، دا به په موقع چې هغه کله پاڅی، ما منسټر ایجوکیشن ته هم وئیلی دی چې تا ته د بونیر سیچویشن نه دے معلوم، ما هغه ته وئیلی دی، ریکویسټ مې ورته دا کړے دے چې د بونیر د تعلیم سره Related خبره وی نو مهربانی کوه تا ته سیچویشن نه دے معلوم، دا

دوئ چې کوم اوس د میدان نه وتښتیدل، د دوئ مطلب دا دے چې دا شے به په دا سې طریقه باندې پاتې شي۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین واک آؤٹ ختم کرکے تشریف لے آئے)

(تالیاں)

وزیر زکواۃ وعشر: د دې وجې نه زه خدائے ګواه کوم که ما تر نن تاریخه پورې، زه ګوره د دې خپلو سپینو ږکو، د دې خپل عمر، دا زما کشران ورونړه دی، زه دا کوشش کوم چې لکه Tussle یعنی په دې هاؤس کښې دا بدمزګی پیدا شی نو دا زه د خپل عمر سره مناسب نه ګنړم نو ډیرې پیرې زه خاموش پاتې شوے یم او معمولی خبرې دی، زه وایم دا به په دیکښې لاړې شی خو ماسره یو چارج شیټ دے او ان شاء الله تعالیٰ چې دا ده د کومو استاذانو نومونه واخستل، دوئ د ایس ای ټی، دوئ د سی ټی، دوئ د پی ټی سی په دې ټولو باندې پیسې هم رااوښکلې دی نو د دې وجې نه ما تر اوسه پورې حصه نه ده اخستې، دوئ ما ته اشاره کړې ده، زه خدائے ګواه کوم خدائے چې دا محمد صاحب د کوم دفتر نه تلے وو، ځلور کسان، دا بالکل په هغه وخت کښې د حکومت د پالیسئ نهIllegal وو، په دې وجې ما هغه ریکویسټ کړے دے، دا باقی به محکمو ځان له کړی وی، نه مې یو ټیلی فون چا ته کړے دے، نه مې ځوک هغه پله کړے دے، نه مې ځوک دې پله کړے دے خو د دې باوجود دوئ دواړه زما په حلقه کښې ګوتې وهی، نو زه دغه ته هم وایم، خپلو اهلکارو ته هم وایم چې مهربانی وکړئ، بالکل د میرټ په دغه باندې چلیږئ، بالکل Illegal خبره زه نه چا ته کوم، دا زما یقین دے، زما دا کوشش دے زه نه کوم دا خبرې ان شاء الله تعالیٰ، دا مې ځکه وضاحت کولو چې دوئ دغه شي۔ وآخِرُالدَعْوَانا أَنِ ٱلْحَمْدُلِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِینَ۔

جناب قائمقام سپیکر: جی، مسٹر یوسف ایوب صاحب پلیز، یوسف ایوب صاحب پلیز۔

جناب یوسف ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات): شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میں اپوزیشن کے بھائیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جی کہ یہ واک آؤٹ سے واپس آئے ہیں۔ بابک صاحب کی جیسی ریکویسٹ تھی اور مولانا صاحب کے جو Apprehensions تھے کہ شاید کسی کو خدانخواستہ Politically

victimize کیا ہو یا کوئی Irregularity ہوئی ہو اور ان کی ریکویسٹ یہ تھی کہ چونکہ ان کا ایک ہی ڈسٹرکٹ ہے تو وہ چاہ رہے تھے کہ یہ Concerned Minister جب تک خود آکر، بیٹھ کر اور ہمیں تفصیلاً کیونکہ ان کے پاس بھی کوئی ڈاکومنٹس ہیں، حبیب الرحمان خان کے پاس بھی کچھ ایسے ڈاکومنٹس ہیں تو چونکہ منسٹر انچارج ایجوکیشن جو ہے، وہ آج Available نہیں ہے تو میں گزارش کروں گا، حبیب الرحمان خان سے بھی ریکویسٹ کروں گا اور اپوزیشن کو کہ اس کوئسچن کو فی الحال ڈیفر کیا جائے، جب تک Concerned Minister خود آکر اپنے عملے کے ساتھ بیٹھ کر اور ان دونوں کی Clarity نہیں کرتا۔

وزیر زکواۃ وعشر: آپ ٹھیک کہتے ہیں اس لئے اس کیلئے رولز میں تبدیلی لائیں۔ چونکہ میں ایک منسٹر ہوں اور یہ ایک Collective، اس کو ہٹالیں تو پھر میں نہیں اٹھوں گا اور میں جواب نہیں دوں گا، بالکل میں قانون کے مطابق، جی۔

وزیر مواصلات وتعمیرات: حبیب الرحمان خان صاحب سے میری گزارش ہے کہ میرے کہنے کا یہ مطلب نہیں تھا، آپ بالکل جواب دے سکتے ہیں، یہ Collective responsibility ہے، کوئی منسٹر بھی دے سکتا ہے لیکن چونکہ یہ آپ کے اپنے ڈسٹرکٹ کا مسئلہ ہے اور Complaints ہیں اور ان کے Apprehensions ہیں کہ شاید اس میں کوئی زیادتی ہوئی ہے اور مجھے پتہ ہے اور ان شاءاللہ یہ جب کمیٹی میں چیز نکلے گی اور کوئی ایسی زیادتی کی بات حکومت کی طرف سے ان شاءاللہ نہیں بھی ہوگی لیکن Clarity کیلئے، کیونکہ یہ بھی ہمارے بھائی ہیں، ایک ہاؤس کے ہم ممبر ہیں، میں نے آپ کو ریکویسٹ کی ہے کہ Concerned Minister، ساتھ سیکرٹری ہو، ساتھ ڈائریکٹر ایجوکیشن ہو، بیٹھ کر ان کو Clarity ہو جائے تو اس میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ آپ بھی ساتھ بیٹھیں گے، یہ بھی بیٹھیں گے۔ یہ میری ریکویسٹ ہے۔

جناب قائمقام سپیکر: میں مفتی فضل غفور صاحب سے گزارش کرتا ہوں، یہ کال اٹینشن آپ نے واپس لیا ہے؟

مولانا مفتی فضل غفور: شکریہ جناب سپیکر۔ یہ جس طرح منسٹر صاحب نے کہا اس طرح یہ ڈیفر کیا جائے کمیٹی کو، ڈیفر کیا جائے تاکہ Thrash out ہو جائے۔ اس کا۔۔۔۔

اراکین: ریفر ہو جائے۔

مولانا مفتی فضل غفور: ریفر ہو جائے جی۔

جناب محمد علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ): جناب سپیکر صاحب۔

جناب قائمقام سپیکر: جی محمد علی صاحب۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ: شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ سردار حسین بابک صاحب او مفتی فضل غفور صاحب خبره وکړه، الله په سر گواه دے چې مونږ د دې یو خبرې اقرار کوؤ، مونږ په دې اسمبلئ کښې ناست یو نو مونږ به هغه خبره کوؤ چې هغه حق وی او رښتیا وی، هیڅ قسم دلته د سیاسی بدنیتئ عنصر دلته نشته، زمونږ په خپله حلقه کښې هم دا مسئلې روانې دی، کوم ځائې کښې چې د استاذانو پروموشنې دی، د هغوی اپ گریډیشن شوے دے، لکه څنگه زه ارباب اکبر حیات صاحب مخامخ ناست دے او دا ښه خبره ده چې یو کیس او یو واقعه یو پینځه شپږ ورځې مخکښې دلته راغلې ده زما د حلقې، مونږ کښې مصیبت دا دے چې زمونږ استاذان، زمونږ ملگری استاذان د ټولو نه زیات لوئې سیاسی لیډران ئے د ځان نه جوړ کړی دی، په هره محکمه کښې هغوی خپل هغه پالیټکس کښېInvolve دی، زمونږ استاذانو کښې مصیبت دا دے چې مونږ خپل ممبران ایم پی ایز، ایم این ایز هغوی ته Emotional، مونږ ئے Blackmailing کوؤ، مونږ راخو او مونږ هغوی دومره جذباتی کوؤ چې مونږ د هغوی ذهن خرابوؤ چې هلکه دنیا ورانه شوه، زما سره دا ظلم شوے دے۔ ارباب اکبرحیات صاحب زما نه یو گیله کړې وه چې یره تا زما د مسلم لیگ نون یو استاد ټرانسفر کړے دے، ما وئیل ټهیک ده سبا ته اسمبلئ ته راشه، چې کله ارباب اکبر حیات صاحب هغه استاد رااوغوښتو او چې ما ورته هغه لسټ وښودلو چې زما خپل د جماعت اسلامی استاذان متاثره شوی دی نو هغه بیا ښه ده په دې خبرې هغه پوهه شو په دې خبرې چې دیکښې د بدنیتئ څه عنصر نشته۔ زه خو صرف دا یو عرض کوم دا کمیټئ ته تاسو ولې لیږئ؟ یو مسئله که راغلې ده د استاذانو، په دیکښې خو استاذانو ته ئے کلیئر خبره کړې ده۔ یو استاد دے د باره نه چوده ته تلے دے، د چوده نه پندره ته تلے دے، استاد ته خو

ئے Clearly دا خبره کړې ده چې یا به ته چې کوم سنټر ته مونږ لیږلے ئې یا به سنټر ته ځې یا به ته پروموشن نه اخلې نو چې د کوم استاد پروموشن شوے دے، دے د هغه سکول ته ځی یا خو د پروموشن نه اخلی یا د هغه سکول ته ډیوټئ له ځی کنه۔ زما خپل دوه ماماګان دی چې د عنایت الله صاحب په حلقه کښې دی او زما کوهستان د دیر نه سل کلومیټره لرې دے، د هغوی د چوده نه پندره ته پروموشن شوے وو، ما صفا کښینولی وو چې که تاسو زما په طمع باندې دا پروموشن اخلئ چې پندره سکیل به زه په کوهستان کښې ناست یم او تنخواه به زه په کوهستان کښې اخلم او زه به ډیوټی دلته په دیر کښې کوم نو په دې طمع مه کښینئ چې زه خپل خاندان نه سپورټ کوم چې یا به پروموشن ته اخلې یا به چې دے نو په سکول کښې ډیوټی کوئ نو لهذا په دې خبره باندې کمیټئ ته د تلو ضرورت نشته۔ دوئ یو خبره وکړه، حبیب الرحمان حاجی صاحب چې دے نو د هغې وضاحت وکړو نو په دیکښې دومره خبره نشته او زه د دوئ په خدمت کښې دا یو ګزارش هم کوم چې دا خبره ګورې ځلورم ځل دے چې دوئ دا خبرې کوی چې جماعت اسلامی چې دے نو هغوی ټرانسفرې کوی، سیاسی انتقام اخلی، د خدائے د پاره دا خبره مونږ مخکښې هم کړې ده، بیا ئے هم درته کوم، جماعت اسلامی، مونږ الیکشن ته که ودریږو مونږ د ټرانسفرو د پاره نه ودریږو چې وروره ماله ووټ راکړه زه به نیشنلے هلته ټرانسفر کوم، پیپلز پارټی هلته او مسلم لیګ، نه نه، مونږ د عوامی خدمت د پاره راغلی یو او د دې صوبې د پاره قانون سازئ د پاره راغلی یو، مونږ ته په حلقه کښې ټول یو شان خلق دی۔ ما خپل د ضلعې ډسټرکټ ایجوکیشن آفیسر ته دا یو خبره کلیئر کړې ده چې زه به هله ستا د ایماندارئ قائل یم چې ته اول زما د جماعت اسلامی استاذان سکول ته حاضر کړه چې د جماعت اسلامی استاذان ما ته اول ډیوټی وکړی (تالیاں) نو لهذا زه دا خبره کوم چې په جماعت اسلامی که دا الزام چې په اپر دیر او لوئر دیر کښې دا د نیشنل پارټئ یا د بلې پارټئ سره دا تعصب کوی نو زه درته عرض کوم چې جماعت اسلامی ګورې ټرانسفرو د پاره پارلیمنټ ته نه، اسمبلئ ته نه ده راغلې، تاسو چې دے نو بلا تحقیقه دا خبره Kindly مه کوئ دلته۔

(قطع کلامیاں)

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور (وزیر قانون): سر، اگر اجازت ہو تو یہ چونکہ کال اٹینشن ہے، اس پہ پہلے تو اتنی ڈیبیٹ لمبی کرنی بھی نہیں چاہیئے تھی اور سر، گزارش یہ ہے کہ اپوزیشن کو بڑی مشکلوں سے ہم منا کر لائے ہیں تو میری یہ گزارش ہوگی کہ ٹریژری بنچز کو بھی ذرا میرے خیال میں لحاظ رکھنا چاہیئے۔ میری سر، یہ گزارش ہوگی کہ اگر ہم ایجنڈے پر آجائیں، جمعے کا دن ہے اور یہ آپ کا اتنا لمبا سا ایجنڈا ہے تو اگر اس کو۔۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: Madam Uzma Khan, MPA, to please call attention notice No.125, in the House.

محترمہ عظمیٰ خان بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم عوامی مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ سینیئر سکیل سٹینو گرافر ایسوسی ایشن آف پاکستان کے مطالبے پر اسٹیبلشمنٹ ڈویژن اسلام آباد کی سفارش پر وفاقی خزانہ ڈویژن نے مورخہ 28 فروری 2013ء کو ایک نوٹیفیکیشن جاری کر کے سینیئر سکیل سٹینو گرافر گریڈ سولہ کے نام کو تبدیل کر کے اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری گریڈ سولہ رکھ دیا ہے جس کے تحت تمام وفاقی محکمہ جات میں بطور سینیئر سکیل سٹینو گرافر گریڈ سولہ میں کام کرنے والے ملازمین کے Nomanclrture کو باقاعدہ نوٹیفیکیشن جاری کر کے تبدیل کر دیا گیا ہے اور اسی نوٹیفیکیشن کے تحت سے ان ملازمین کیلئے باقاعدہ سروس سٹرکچر بنانے کی امید پیدا ہوگئی ہے لیکن نہایت افسوس کا مقام ہے کہ گزشتہ تین چار مہینوں سے صوبائی محکمہ خزانہ اور محکمہ اسٹیبلشمنٹ صرف سول سیکرٹریٹ میں ان پوسٹوں پر کام کرنے والے ملازمین کی خاطر صوبے کے دوسرے محکمہ جات جس سے منسلکہ محکمہ جات کمشنر آفسز، ڈپٹی کمشنر آفسز، ڈائریکٹریٹس، یونیورسٹی، پشاور ہائی کورٹ، ایڈوکیٹ جنرل آفس اور بشمول صوبائی اسمبلی سیکرٹریٹ میں اسی پوسٹ پر کام کرنے والے ملازمین کو نظر انداز کر کے ان کو باوقار نام دینے میں لیت و لعل سے کام لے رہے ہیں جس کی وجہ سے ان اداروں میں کام کرنے والے ملازمین میں احساس محرومی پیدا ہو گیا ہے۔ چونکہ سول سیکرٹریٹ میں ترقی اور بھرتی کیلئے باقاعدہ سروس سٹرکچر موجود ہے لیکن اس کے برعکس مندرجہ بالا اداروں میں کام کرنے والے ملازمین کیلئے اس طرح کا سروس سٹرکچر نہیں ہے، لہذا صوبائی حکومت اس سلسلے میں محکمہ خزانہ اور محکمہ اسٹیبلشمنٹ کو باقاعدہ سخت احکامات جاری کرے اور سروس رولز میں ضروری ترامیم کر کے سینیئر سکیل

سٹینو گرافر گریڈ سولہ کے نام کو تبدیل کرکے اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری گریڈ سولہ کا نوٹیفیکیشن جاری کیا جائے تاکہ ان ملازمین میں احساس محرومی کا خاتمہ ہوسکے۔

جناب سپیکر! میں نے جس چیز کی ڈیمانڈ کی ہے، صرف نام کی تبدیلی ہے، کوئی فنانس کچھ بھی Involve نہیں ہے اور میرا خیال ہے گورنمنٹ اسے ضرور سپورٹ کرے گی۔ تھینک یو۔

جناب قائمقام سپیکر: جی مسٹر عنایت اللہ خان۔

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ سر! ویسے یہ تو فنانس ڈیپارٹمنٹ Examin کرے گا تو تب ہی پتہ چلے گا کہ اس کے Financial implications ہیں کہ نہیں ہیں؟ جو حکومت کے اندر ہوتے ہیں، ان کو حکومت کی Complications کا اندازہ ہوتا ہے۔ اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ اگر کسی فائل کو Examin کرنے کیلئے روکتا ہے تو میرے خیال میں وہ اس سروس کیڈر کو Damage کرنے کیلئے اور سروس کیڈر کے خلاف Hostile attitude نہیں رکھتا ہے بلکہ اس کو قانون اور قاعدے کے مطابق Examin کرتا ہے۔ اس طرح فنانس ڈیپارٹمنٹ بھی Financial implications وغیرہ کو دیکھ کر اس کو Examin کرتا ہے، میرا خیال ہے کہ محترمہ اگر کبھی فنانس منسٹر بنے گی تو وہ خود بھی جو سروس سٹرکچر کی جتنی ریکویسٹیں آتی ہیں ہم منسٹرز رہے ہیں اور جس طرح ملازمین کی طرف سے مسلسل ایک Expectation ان کی ہوتی ہے، حکومت کے اوپر پریشر ہوتا ہے تو ظاہر ہے فنانس ڈیپارٹمنٹ کو ایک ریگولیٹری رول، اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ کو ایک ریگولیٹری رول ادا کرنا پڑتا ہے کیونکہ Expectations بہت زیادہ ہوتی ہیں، ڈیمانڈز بہت زیادہ ہوتی ہیں اور اگر وہ دھڑا دھڑ یہ چیزیں دینے لگتے ہیں تو اس سے پھر حکومت کو اپنے اخراجات Meet کرنا اور یہ سارے مسائل کو کنٹرول کرنا مشکل ہوتا ہے، اسلئے وہ اپنا ریگولیٹری رول ادا کرتے ہیں فنانس اور اسٹیبلشمنٹ دونوں۔ یہ جو جواب ملا ہے محکمے کی طرف سے اور پھر فنانس منسٹر صاحب نے جاتے ہوئے جو ایشورنس دی ہے، وہ میں محترمہ کو فلور آف دی ہاؤس پہ دینا چاہتا ہوں، انہوں نے کہا ہے کہ ابھی تک اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ سے Opinion کیلئے یہ نہیں بھیجا گیا ہے۔ فنانس منسٹر صاحب نے مجھے کہا کہ آپ ایشورنس دیں کہ فنانس میں آئے گا تو انشاء

اللہ ہم اس کو Favourably support کریں گے اور Favourably اس پہ Respond کریں گے۔ تھینک یو، سر۔

جناب قائمقام سپیکر: شکریہ جی۔ جی میڈم عظمیٰ۔

محترمہ عظمیٰ خان: شکریہ جناب سپیکر۔ منسٹر صاحب نے Surety دی ہے کہ وہ کریں گے، میں اس سے یہی مطلب لوں کہ وہ کریں گے۔

وزیر بلدیات: سر، میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ والے Favourably اس مسئلے کو حل کریں گے۔

محترمہ عظمیٰ خان: یعنی Means گورنمنٹ Favour کرے گی؟

وزیر بلدیات: یعنی میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ حکومت کی بزنس کس طرح چلائی جاتی ہے، اسمبلی کے اندر جس ایشو کے اندر Legal complication ہوں اور جس میں Financial Implications ہوں، آپ Absolute assurance نہیں دے سکتے ہیں، You can simply say کہ ہم Favourably respond کریں گے، اس کو Favourably دیکھیں گے اور اگر اس میں کوئی ایشوز تھے تو ہم متعلقہ ممبر صاحبہ کو جو موؤر ہیں کال اٹینشن کی، اس کو بھی بلائیں گے لیکن اس قسم کی Blanket approval جب تک ساری انفارمیشن نہ ہوں تو وہ فلور آف دی ہاؤس پہ Financial اور Legal matters میں نہیں دی جاسکتی ہے۔

جناب قائمقام سپیکر: شکریہ جی۔

محترمہ عظمیٰ خان: جناب سپیکر! جب یہ کال اٹینشنز آتے ہیں Different departments سے گزر کر آتے ہیں تو یقیناً منسٹر صاحب کو بریف ہونا چاہیے کہ اس کی Implementation میں کیا مشکلات ہیں؟ اگر یہ ہمیں بتاتے اس وقت کہ کہاں پہ یہ Stuck ہو چکا ہے تو ہمیں بھی پتہ چلتا کہ اس میں فنانس Involve ہے، کیا ہے جناب سپیکر؟ کوئی مسئلہ مجھے نہیں بتایا جارہا ہے کہ تین مہینوں سے اس کو کیوں پینڈنگ رکھا جارہا ہے؟

(جمعہ کی اذان)

جناب قائمقام سپیکر: جی، مسٹر عنایت اللہ خان۔

وزیر بلدیات: Sir, I just collected information from the Establishment Department اور وہ کہتے ہیں کہ اس قسم کا کوئی کیس ہمارے ڈیپارٹمنٹ کو نہیں آیا ہے۔ میرے خیال میں جو انفارمیشن ہے، وہ Incomplete ہے جو Mover of the Call Attention Notice کی ہے، اس لئے Let's first dig out where this case lies، کہاں یہ ہے؟ یہ فنانس میں ہے، اسٹیبلشمنٹ میں ہے، جو متعلقہ ایڈ منسٹریٹیوڈیپارٹمنٹ ہے اس میں ہے؟ اور میں پھر ایشورنس دیتا ہوں کہ حکومت اور ہماری انچارج جو فنانس منسٹری ہے، وہ اس کو Positively support کرے گی Favourably اس کو سپورٹ کرے گی Within the bounds of rules and regulations and financial implications. Thank you, Sir.

جناب قائمقام سپیکر: شکریہ۔ لطف الرحمان صاحب پلیز۔

محترمہ عظمیٰ خان: سر، میرے پاس Written موجود ہے جو فیڈرل سیکرٹریٹ کی طرف سے جاری ہوا ہے اور میں آپ کو پیش کر سکتی ہوں۔۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: جی میڈم عظمیٰ۔

وزیر بلدیات: جناب سپیکر۔

جناب قائمقام سپیکر: یو منٹ، یو منٹ۔

محترمہ عظمیٰ خان: جناب سپیکر، فیڈرل نے جو نوٹیفیکیشن ایشو کیا ہے، اس کی کاپی میرے پاس موجود ہے اور جہاں تک میرے نالج میں ہے، یہ لیٹر اسٹیبلشمنٹ سیکرٹری فنانس وغیرہ سب کو مل چکے ہیں، اگر منسٹر صاحب کے علم میں نہیں ہے تو میں ان کو ٹائم دے سکتی ہوں، اس کو ڈیفر کرتے ہیں جناب سپیکر۔

جناب قائمقام سپیکر: ٹھیک ہے، آپ ذرا ان کے آفس آجائیں۔

محترمہ عظمیٰ خان: منسٹر صاحب پورا بریف ہو کر آجائیں لیکن فیڈرل سے یہ آرڈرز ایشو ہو چکے ہیں، میرے پاس کاپی موجود ہے۔ تھینک یو، سپیکر صاحب۔

جناب قائمقام سپیکر: تھینک یو جی۔ مولانا لطف الرحمان صاحب۔

مولانا لطف الرحمان: جناب سپیکر صاحب، یوسف ایوب صاحب نے ایک مسئلے پر تو جواب دیا کہ اس پر ہم بات کریں گے، وہ بونیر کے ٹیچرز کے حوالے سے، لیکن وہ جو ہیلتھ کا مسئلہ لکی کا تھا، جس کے بارے میں یہاں فلور پر ان سے وعدہ کیا گیا تھا کہ ہم اس مسئلے کو حل کریں گے اور پھر وہ سمری جا کر چیف منسٹر صاحب کے پاس گئی تھی، تو ہم سمجھتے ہیں کہ چیف منسٹر صاحب اس وقت موجود ہیں اور ہماری گزارش ہے ان سے کہ اس حوالے سے، لکی کے اس مسئلے کے حوالے سے اگر ہمیں جواب مل جائے اور اس پہ کوئی فیصلہ ہو جائے، سمری چیف منسٹر صاحب کے پاس آئی تھی۔

جناب قائمقام سپیکر: جی یوسف ایوب صاحب، پلیز۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: ایک منٹ جی۔ شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میں نے مولانا صاحب کو ابھی ادھر چیمبر میں بھی یہی کہا تھا، شوکت یوسفزئی صاحب کو ہم میسج بھجواتے ہیں، ورکنگ گروپ میں ہیں-----

مولانا لطف الرحمان: سمری چیف منسٹر صاحب کے پاس آچکی ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جی، چیف منسٹر کے پاس تو دن میں کوئی پانچ ہزار سمریز آتی ہیں جی، اگر کوئی ایسا چیف منسٹر ہم میں سے ہے جو Finger tip پہ ہر سمری کو یاد رکھے پھر تو وہ بہت زبردست ہوگا لیکن Humanly it is not possible، ابھی منسٹر ہیلتھ آتے ہیں، He will know the actual positionاور آپ کی Satisfaction کے مطابق آپ کو جواب دیں گے، جی ابھی بلاتے ہیں اس کو۔

جناب قائمقام سپیکر: ڈاکٹر مہر تاج روغانی صاحبہ۔

محترمہ مہر تاج روغانی (معاون خصوصی برائے سماجی بہبود): تھینک یو، مسٹر چیئرپرسن، خدایا، سپیکر، Chief Minister is not in a position کہ اس کا جواب دیدیں، میں نے ریکویسٹ کی تھی کہ If you want کہ میں یوسفزئی کو ابھی بلاؤں کیونکہ انہوں نے مجھے کہا تھا کہ نماز، تو Definitely after Jumma prayer, he will be coming اور یہ دو میں نے لکھ لئے، آپ کو ان شاءاللہ Jumma prayer کے بعد جواب دیں گے، ایک ان کا اور ایک بنوں والے کا کہ یہ مچھر دانی And things like that you know، ٹھیک ہے؟ ان شاءاللہ، Okay۔

جناب قائمقام سپیکر: شکریہ جی، جمعہ کی نماز کا وقت ڈیڑھ بجے ہے تو Exact دو بجے ہم ان شاءاللہ دوبارہ اجلاس کو شروع کریں گے.The Sitting is adjourned

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی جمعہ کی نماز کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب قائمقام سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب قائمقام سپیکر: جی محترمہ ثوبیہ شاہد صاحبہ۔

Ms. Sobia Shahid: Thank you, Mr. Speaker, thank you so much for time. میں آپ سے ایک سوال کرنا چاہتی ہوں کہ اس اسمبلی میں کتنے ممبران ہیں، ایم پی ایز کتنے ہیں؟

جناب قائمقام سپیکر: ایک سو چوبیس۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: ایک سو چوبیس۔

Mr. Acting Speaker: One two four.

محترمہ ثوبیہ شاہد: سارے ممبران اس پوائنٹ کو نوٹ کر لیں، یہ ساری اسمبلی، کہ اس میں 124 ممبران ہیں تو۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں اور شور)

محترمہ ثوبیہ شاہد: میڈم! میں بات کرتی ہوں نا۔

جناب قائمقام سپیکر: ثوبیہ شاہد، محترمہ ثوبیہ شاہد، پلیز۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: اچھا۔

جناب قائمقام سپیکر: اب فلور اس کے پاس ہے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: اگر ادھر 124 ممبران ہیں تو آپ لوگوں نے یہ فنڈ کے معاملے میں 99 کیوں لکھا ہوا ہے؟ یہ ادھر ہے، اب دیکھیں یہ سب کے پاس ہے، یہ 99 کیوں لکھا ہے؟

جناب قائمقام سپیکر: یہ جنرل سیٹس والے ہیں، جنرل سیٹس۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جنرل سیٹس۔

(قطع کلامیاں)

محترمہ ثوبیہ شاہد: آرٹیکل 25، آپ اپنی زبان سے ہمیں پڑھ کر سنائیں نا۔

جناب قائمقام سپیکر: ٹھیک ہے۔ یہ ہے کیا؟ مجھے تو پتہ نہیں ہے کہ کیا ہے؟

محترمہ ثوبیہ شاہد: نہیں آرٹیکل۔۔۔۔۔

(شور)

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب! دیکھیں ہمیں اپنا حق دیدیا جائے، ہم 124 ممبران، جب آپ اپنی زبان سے کہتے ہیں کہ ادھر موجود ہیں، کیوں، ہم عورتیں کام نہیں کر رہی ہیں؟ آپ نے ڈیڈک کی چیئرمین جو بنائی ہیں، وہ کام نہیں کر رہی ہیں؟ (تالیاں) ہماری جو ہے، انیسہ زیب صاحبہ کام نہیں کر رہی ہیں، بے نظیر کام نہیں کر رہی تھیں؟ ایک اور بات میں آپ کو بتاتی ہوں، یہ کونسی اسمبلی میں، یہ اب جو KPK میں ہو رہا ہے، کونسی اسمبلی میں ہے؟ سندھ اسمبلی میں اس طرح ہو رہا ہے کہ پنجاب میں ہو رہا ہے کہ سندھ میں ہو رہا ہے کہ دنیا کی کونسی اسمبلی میں یہ اس طرح ہو رہا ہے کہ عورتوں کی ایک اور حیثیت ہے اور مردوں کی دوسری حیثیت؟ اسی لئے تو ملالہ یوسفزئی ادھر سے گئی ہیں، پوری ورلڈ میں، پوری ورلڈ میں KPK کے مردوں کے یہ حالات ہیں کہ عورتوں کے ساتھ آپ لوگ بے انصافی کر رہے ہیں اور آج کل اس کا عالمی دن بھی ہے کہ اس کو ایوارڈ ملے گا، تو دوسرا ایوارڈ میرے خیال سے تحریک انصاف کو ملنا چاہیئے جو عورتوں کے علمبردار ہو کر بھی، وہ کہہ رہے تھے کہ عورتوں کو ہم انصاف دلائیں گے، ہماری 52 جو ہے، 52 Strenght ہے، آبادی ہے ہماری اور اس آبادی کے ووٹ آپ لوگوں نے لیے ہیں، جو آپ لوگ ادھر آکر بیٹھ گئے ہیں اور یہ نعرہ عمران خان نے بھی لگایا تھا کہ ہم برابری کی حیثیت ان کو دیں گے، عورتوں کو اور آج جو آپ ہمیں کریں گے، آج میں ان ساری بہنوں کو کہتی ہوں اور سب کو کہتی ہوں کہ اٹھیں اور اس پر احتجاج کریں اور اگر نہیں ہے تو پورے صوبے کی عورتیں ہم نکلیں گے، پورے صوبے کی عورتیں میں نکالوں گی۔

(تالیاں)

(قطع کلامیاں)

جناب قائمقام سپیکر: ان شاءاللہ، ان شاءاللہ انصاف ہی ہوگا، آپ کے ساتھ انصاف ہوگا۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: سر، یہ کونسا انصاف ہے، اٹھ جائیں، ساری عورتیں اٹھ جائیں، سارا Caucus اٹھ جائے ہمارا، سارا Caucus اٹھ جائے، میں اپنے Women Caucus کی سائڈ سے کہہ رہی ہوں اور مینارٹی کی سائڈ سے، سب اٹھ جائیں، مینارٹی والے بھی اٹھ جائیں کہ ہمارے ساتھ کیوں یہ بے انصافی ہو رہی ہے؟

(قطع کلامیاں)

جناب قائمقام سپیکر: ٹھیک۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: کون انصاف کرے گا، سب اٹھ جائیں، سب نے اٹھنا ہے، 124 سب نے اٹھنا ہے، سارے 124، یہ دیکھیں تحریک انصاف کی بے انصافی، تحریک انصاف کی بے انصافی دیکھو جو (شور) عورتوں کو کس نظر سے دیکھ رہے ہیں، ہم اس کیلئے کس طرح وہ آواز اٹھائیں گے؟

(شور اور تالیاں)

جناب قائمقام سپیکر: صحیح۔ جی سردار حسین بابک صاحب۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: سب اٹھ جائیں، سب اٹھ جائیں، سب جو ہیں 124 ہمیں ادھر کوئی اسمبلی میں، اسمبلی میں نہیں کھڑے، سارے اٹھ جائیں گے، نکلتے ہیں۔

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! ما تہ خو دا پتہ نہ وہ،

محترمہ ثوبیہ شاہد: سب اٹھ جائیں، ہم نکلتے ہیں، ہمیں اس کا جواب چاہیے۔۔۔۔

جناب سردار حسین: مجھے تو بڑی خوشی ہوئی کہ آج اپوزیشن۔۔۔۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: سب اسمبلی سے نکلیں۔

جناب سردار حسین: اپوزیشن اور رولنگ بنچز کی جو خواتین ہیں، وہ ایک بات پر اتفاق کر رہی ہیں کہ ان کو ان کا حق دینا چاہیئے تو میں۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: آپ ذرا سردار حسین صاحب، سردار بابک صاحب کی بات سنیں ذرا، آپ پلیز ذرا۔

(قطع کلامیاں)

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! دا سې وہ، سپیکر صاحب، ستا سو توجہ غواړم، سپیکر صاحب، ستا سو توجہ غواړم۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: جی جی۔

جناب سردار حسین: ما خو دا اندازه کوله، ما وئیل چې اپوزیشن او دا رولنگ بنچز چې زمونږ کومې خویندې دی، دا جدا جدا دی خو ما ته اوس اندازه ولګیده چې په دې یو پوائنټ باندې دا ټولې چې دی دا یو دی نو لهذا، (تالیاں) لهذا سپیکر صاحب، مونږ به هم د حکومت نه دا ریکویسټ کوؤ چې کوم فنډ نارینؤ ته ملاؤ شوے دے هغه هومره فنډ چې دے نو زنانؤ ته د هم ملاؤ شی، مونږ ورسره یو ان شاء الله که خیر وی۔ (تالیاں)

جناب قائمقام سپیکر: شکریہ جناب۔

(قطع کلامیاں)

جناب قائمقام سپیکر: آپ کو میری Respectful submission ہے، آپ ایک منٹ بیٹھ جائیں، میں بات کرتا ہوں ایک منٹ آپ بیٹھیں۔ (قطع کلامیاں) دیکھیں، ایک منٹ کیلئے آپ تشریف رکھیں جی۔ (قطع کلامیاں) آپ، آپ جی آپ، (شور) مفتی جانان صاحب، مفتی جانان۔

(قطع کلامیاں)

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! زه مشکور یم وخت راکولو۔ زه په دغې خبرې باندې ډیر زیات خفګان کوم، ما هغه بله ورځ وئیلی وو چې د دغه ګیلرئ نه د ننه خلق، دا که زنانه دی او که نارینه دی، که اقلیت برادری ده که تاسو په دغه کرسئ ناست یئ او که دلته کښې ناست دی، د دغې ټولو عزت، د دغې ټولو وقار، د دې ټولو منصب برابر دے۔ که مونږ چرې دا کوؤ چې یو طرف ته وایو چې مونږ خو انصاف ورکوؤ بلکه د خان صاحب دا وعده ده، دا به دغه ټولو خلقو ته یاده وی چې مونږ دغه معاشره کښې زنانؤ ته یو مقام ورکول غواړو خو جناب سپیکر صاحب! زه به ډیر افسوس سره دا خبره وکړم چې هغه ټولو نه اول دغې صوبې کښې د حکمرانې پارټئ هغه که چرې دا انصاف وی چې نر سړی ته په یو نظر باندې کتلے شی، نر ایم پی اے ته یوه توجه ورکولے شی او زنانؤ سره بل سلوک کیږی جناب سپیکر صاحب، دا به بیا انصاف نه وی، دا به بیا بې انصافی وی۔ (تالیاں) جناب سپیکر صاحب، (تالیاں) جناب سپیکر صاحب، زه به ډیر معذرت سره دا خبره وکړم لکه څنګه خلق دغې ایم پی

اے گانو ته راځی د دوئ مسئلې وی، هم دغه شان ایم پی اے گان د دغې خلقو، د دغې زنانۆ کورونو ته راځی، دوئ نه کارونه غواړی، دوئ نه مسائل حل کول غواړی۔ جناب سپیکر صاحب، که مونږ اوو ایو چې دغه سړی ته د یو قانون وی، دغه ایم پی اے ته او دغې زنانۆ ایم پی اے گانو ته د بل قانون وی نو جناب سپیکر صاحب، مونږ به دغې ټولو زنانۆ سره که د اپوزیشن دی او که د حکومت دی، دا چې کومه خبره کوی، دغې خبرې کښې به مونږ مکمل دوئ سره یو که اسمبلئ کښې وی (تالیاں) اسمبلئ کښې د ننه به ورسره یو او که اسمبلئ نه بهر وی اسمبلئ نه بهر به ورسره یو، جناب سپیکر صاحب۔

جناب قائمقام سپیکر: شکریہ،جناب۔ مسٹر عنایت اللہ خان، پلیز۔

(قطع کلامیاں)

ایک رکن: رولنگ پرې-----

Mr. Inayatullah (Minister for Local Government): No. no; let me speak-----

(قطع کلامیاں)

وزیر بلدیات: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ------

(قطع کلامیاں)

جناب قائمقام سپیکر: عنایت اللہ خان، پلیز، مسٹر عنایت اللہ خان، پلیز۔

(قطع کلامیاں اور شور)

جناب قائمقام سپیکر: خه وکړو جی دا-----

(قطع کلامیاں اور شور)

ایک رکن: نه رولنگ پرې نشی راتلے کنه، پرې نشی راتلے -----

(قطع کلامیاں اور شور)

جناب قائمقام سپیکر: اس طرح نہیں ہوگا جی۔

(قطع کلامیاں اور شور)

جناب قائمقام سپیکر: جی مسٹر عنایت اللہ خان صاحب۔ میں ٹائم دیدیتاہوں جی۔ جی محمد علی شاہ باچا۔

سید محمد علی شاہ: سپیکر صاحب، نن سر یو ستیتمنټ راغلے دے، د منسټر صاحب توجه غواړو جی، (قطع کلامیاں) منسټر صاحب! جی لږ (قطع کلامیاں) یرہ ایک منٹ، ایک منٹ۔

جناب قائمقام سپیکر: میں ایک گزارش کرناچاہتاہوں۔

جناب محمد علی شاہ: نګهت، نګهت، یو منټ۔۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: میں تمام اراکین اسمبلی سے گزارش کرتاہوں کہ ہاؤس کو In order کریں پلیز، آپ کااحتجاج ریکارڈہوچکاہے، پلیزآپ ذراتشریف رکھیں، بات کریں پھراس کے بعدان شاءاللہ۔

(قطع کلامیاں)

سید محمد علی شاہ: جناب سپیکر صاحب، زه د منسټر صاحب توجه لږ غواړم جی چې بیا د دې یو ځائې جواب راکړی۔ منسټر صاحب! ستاسو توجه لږه غواړم جی۔

(قطع کلامیاں)

جناب قائمقام سپیکر: آپ ذراتشریف رکھیں پلیز۔ تشریف رکھیں جی۔ تاسو پلیز، آپ ذراتشریف رکھیں پلیز، ہاؤس کو In order۔

(قطع کلامیاں اور شور)

جناب قائمقام سپیکر: تهیک ده۔ (شور) آپ ذراہاؤس کے ڈیکورم کا خیال رکھیں، پلیز آپ بیٹھیں، بیٹھ جائیں، پھر بات کرلیتے ہیں۔

سید محمد علی شاہ: جناب سپیکر صاحب، بیا به منسټر صاحب وضاحت وکړی، یره خبره خو واؤره۔۔۔۔۔

(شور)

جناب قائمقام سپیکر: آپ بات تو سنیں ناجی، پہلے بات۔۔۔۔۔

(شور)

سید محمد علی شاہ: نگهت بی بی! لږ صبر خو وکړئ کنه نو۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب قائمقام سپیکر: جب تک ہاؤس In order نہیں ہو گا میں کسی کو فلور نہیں دوں گا۔ آپ مہربانی کر کے ہاؤس کو In order کریں، بیٹھ جائیں پھر اس کے بعد بات کرتے ہیں جی۔ (شور) محمد علی شاہ باچا پلیز۔

سید محمد علی شاہ: جناب سپیکر، (شور) یره یو منټ خبره خو، جناب سپیکر صاحب، زه د منسټر صاحب توجه غواړم جی، بیا په یو ځائې د ټولو د دوئ جواب ورکړی۔ نن په اخبار کښې چې کوم سټیټمنټ لګیدلے دے، د فیمیل لیډیز متعلق جی چې یو یو کروړ روپئ پی ټی آئی اوس حقیقت پکښې څومره دے؟ هغه مونږ ته پته نشته نو د هغې وضاحت د دوئ هم وکړی چې یو یو کروړ روپئ دا صرف د پی ټی آئی ایم پی ایز، فیمیل ایم پی ایز د پاره هغوی سوشل ویلفیئر ته ریلیز کړې دی نو پکار ده چې د هغې وضاحت هم منسټر وکړی جی۔

جناب قائمقام سپیکر: جی مہر تاج، ڈاکٹر مہر تاج روغانی صاحبہ۔

(شور)

محترمہ مہر تاج روغانی (معاون خصوصی برائے سماجی بہبود): څه وائی زه خو پوهه نه شوم۔

(شور)

جناب قائمقام سپیکر: نہیں، کیا خیال ہے آپ یہ چاہتے ہیں کہ میں سیشن کو Adjourn کر دوں؟

(قطع کلامیاں)

جناب قائمقام سپیکر: جی مسٹر عنایت اللہ خان صاحب، پلیز۔

وزیر بلدیات: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سر، ہاؤس کو آرڈر میں کیا جائے، سر، ہاؤس، پلیز۔

جناب قائمقام سپیکر: آپ مہربانی کریں جی، آپ ہاؤس کو آرڈر میں رکھیں جی۔

وزیر بلدیات: سر، یہ بڑا Important مسئلہ ہے اور سچی بات یہ ہے کہ پہلی مرتبہ ایوان کے اندر ساری جو فیمیل اراکین ہیں، اپوزیشن اور ٹریژری بنچز کی، انہوں نے Unanimously ایک آواز سے اپنے

Right کیلئے بات کی ہے اسمبلی کے اندر (تالیاں) اور یہ سچی بات ہے کہ حکومت کیلئے بڑا Serious مسئلہ ہے، اس طرح نہیں ہے کہ ہم اس کو Ignore کر رہے ہیں، اس قسم کی Unanimous آواز کو کوئی بھی Ignore نہیں کر سکتا، خصوصاً ایک عوامی حکومت جو لوگوں کے ووٹوں سے منتخب ہو کر آتی ہے اور پھر اسمبلی کے اندر ممبران کی سپورٹ سے چلتی ہے، وہ اس قسم کی Unanimous آواز کو مسترد نہیں کر سکتی ہے لیکن میں نے پہلے جو عظمیٰ خان صاحبہ ہیں، اس کے ایک کال اٹینشن نوٹس کے جواب میں بھی کہا تھا کہ حکومتیں قواعد و ضوابط کے مطابق چلتی ہیں اور اسمبلی کے اندر فنانشل اور لیگل کو نسیچنز کے اوپر کوئی Blanket approval نہیں دی جا سکتی ہے، ایشورنس دی جا سکتی ہے اور ایشورنس پہ بات ہو سکتی ہے، اگر آپ پھر اس سے مطمئن نہ ہوں تو آپ کے پاس اسمبلی کا پلیٹ فارم موجود ہے، آپ دوبارہ اس بات کو اٹھا سکتے ہیں۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو ہمارا ایوان ہے، یہ Traditions پہ چلتا ہے، ہمارے اس صوبے کے اندر Traditions ہیں، حکومتوں کے Traditions ہیں۔ یہ پنجاب سے اور سندھ سے حکومتیں بھی مختلف ہوتی ہیں اور ہمارا ایوان بھی مختلف ہے، اس میں Past practices ہیں، ظاہر ہے ان ساری چیزوں کو ہم دیکھیں گے۔ میں جب ایم ایم اے کے دوران پراونشل کیبنٹ میں تھا تو مجھے یاد ہے کہ اس وقت خواتین ممبران کو پیسے دیئے جاتے تھے لیکن وہ Equal share جو Directly elected ممبران ہیں، انکا Equal share نہیں تھا، اگرچہ اس میں پرابلمز آ رہے تھے، اس کی Implementation میں کچھ پرابلمز آ رہے تھے اور اس میں فنڈز بھی Lapse ہوتے رہے، اس میں فنڈز کی Abuse اور Misuse بھی ہوتی رہی لیکن ظاہر ہے یہ جو فنڈز کا Lapse اور Abuse اور Misuse، یہ دلیل نہیں ہے کہ ان کو فنڈ نہ دیا جائے۔ ان کی ایک Specific constituency تو نہیں ہے لیکن خواتین بحیثیت مجموعی صوبے کی ان کی Constituency ہے اور یہ اس کو Represent کرتی ہیں، میں ان کے اس Right کو اس آواز کو سپورٹ کرتا ہوں (تالیاں) لیکن کیا چیز، کتنے پیسے ان کو دیئے جائیں، کس طریقے سے ان کو دیئے جائیں؟ یہ چیزیں جو ہیں، یہ Decision حکومت کو اور جو ہماری فنانشل ریگولیٹری باڈیز ہیں، ان کو مل کر کرنے دیں اور اس وقت تک پی ٹی آئی کی یعنی چیف منسٹر صاحب کی طرف سے ڈائریکٹیو شاید آچکا ہو لیکن اس کو Implement نہیں کیا گیا ہے۔ جو اخبار کا حوالہ دیا گیا ہے، اس

قسم کا کوئی ڈائریکٹیو Implement نہیں ہوا ہے بلکہ میں آپ کو یہ بتاتا چلوں کہ جو 99 Elected ممبران ہیں، میں فلور آف دی ہاؤس پہ کہتا ہوں کہ اس ایک کروڑ روپے کے علاوہ کسی ممبر کو کوئی بھی پیسہ ریلیز نہیں ہوا ہے، ابھی تک ڈائریکٹ اور وہ بھی Specifically بجلی کیلئے، بجلی کا جو مسئلہ تھا، ٹرانسفارمر کا جو ایشو تھا، اس کیلئے ریلیز کیا گیا ہے۔ اس لئے میری ریکویسٹ ہے کہ صبح سے ہم کال اٹینشن نوٹسز کے اوپر، پوائنٹ آف آرڈرز کے اوپر اسمبلی کی جو Main business اور ایجنڈا ہے، وہ ابھی تک Delay ہو رہا ہے، میری آپ سے ریکویسٹ ہے کہ میری اس ایشورنس کے بعد آپ ان کو ایجنڈے پہ لے آئیں، بڑی Important دو لیجسلیشنز ہیں، وہ ہمارے اس ہاؤس کا بنیادی اور Preliminary کام ہے، اس سے ہماری توجہ ہٹ رہی ہے اس لئے میری گزارش اور درخواست ہے کیبنٹ کے ممبر کی حیثیت سے کہ اس ایشورنس کے بعد ان کو اپنا یہ جو احتجاج ہے، یہ ختم کرنا چاہیے اور اب ہاؤس کو آگے ایجنڈے کے مطابق میری ریکویسٹ ہے کہ چلائیں۔ تھینک یو، سر۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر! میں یہ بات کرنا چاہتی ہوں کہ۔۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: مائیک آن کریں جی۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر، آپ کا بہت شکریہ۔ آپ نے بہت تحمل مزاجی سے اور بہت بردباری سے ہماری ہر بات کو سنا اور آپ نے یہ Realize کیا کہ ہم سب، اور میں عنایت اللہ صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں، محمد علی شاہ باچا کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں، سردار بابک صاحب کا بھی، یہاں پہ جتنے، لطف الرحمان صاحب کا بھی اور تمام ہال کا، اور مفتی سید جانان صاحب نے ہمارے لئے جو بات کی ہے، وہ ہمارے لئے بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ جناب سپیکر صاحب، دیکھیں یہ ایک ایک کروڑ روپے کی جو بات انہوں نے کی ہے، یہ بجلی کی رائلٹی اور گیس کی رائلٹی کی بات ہوئی ہے، سر! میں صوابی کے کچھ ایسے حلقوں کو جانتی ہوں کہ جہاں پہ تین مردوں کو تو رائلٹی کے وہ دیدیئے گئے ہیں لیکن چونکہ وہاں پہ یہ بتایا جا رہا ہے کہ وہاں پہ عورتوں کو رائلٹی کے بارے میں کچھ بھی نہیں ملے گا کیونکہ وہ خواتین ہیں، جناب سپیکر! اگر آپ آرٹیکل 25 کو دیکھیں تو اس میں آئین ہمارا یہ کہتا ہے کہ جنس کی بنیاد پہ آپ بالکل یہ Discrimination نہیں کر سکتے ہیں اور دوسری پرسنل جو میں بات کروں گی کہ ہم کسی کو اجازت نہیں دیں گے کہ وہ ہمارا فنڈ ہماری

مرضی کے بغیر، کیونکہ پورا صوبہ جس طرح مرد حضرات آتے ہیں، ہمارے پاس بھی گیلریز میں اٹھارہ لوگ بیٹھے ہوتے ہیں، ہم سے توقعات کرتے ہیں اور جناب سپیکر! یہ تین جوڈیڈک کی ممبرز بنی ہیں، یہ یعنی لوگوں کو فنڈ دیں گی اور خود کہیں گی کہ ہمارے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے، جناب سپیکر صاحب! یہ ایک ایسی بات ہے کہ جو ہمارے لئے ناانصافی کی بات ہے۔ مجھے آپ کی رولنگ چاہیے کہ جب ووٹ آتا ہے سپیکر صاحب کیلئے، ڈپٹی سپیکر صاحب کیلئے، چیف منسٹر صاحب کیلئے تو عورت کا ووٹ ایک ہی کاؤنٹ ہوتا ہے، اس کو نصف پہ نہیں لاتے ہیں لیکن جب فنڈز کا معاملہ آتا ہے، جب کلاس فور کا معاملہ آتا ہے، جب کوئی اور بات آتی ہے تو کہہ دیتے ہیں کہ جی یہ تو Constituency ان کی اتنی بڑی ہے، تو یا تو ہم ایک قرارداد لاتے ہیں، آپ یہاں سے مینارٹی کو بھی اور آپ یہاں سے خواتین کی نشستوں کو جو ہے، وہ ختم کردیں اور یہاں پہ ہمیں اپنی پارٹی سے پھر 50% کے حساب سے جنرل الیکشن میں پھر مرد اپنی سیٹوں کی قربانی دے گا اور جہاں پہ عورت Capable ہوگی، وہ پھر الیکشن لڑے گی اور پھر مرد الیکشن نہیں لڑے گا، میں آپ سے صرف انصاف کی توقع کرتی ہوں۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

جناب قائمقام سپیکر: شکریہ جی۔

جناب فضل حکیم: جناب سپیکر!

جناب قائمقام سپیکر: جی جی، مائیک آن کریں۔

(قطع کلامیاں)

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر، مائیک خو زما والا آن شو، زه۔۔۔۔

جناب فضل حکیم: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔ زمونږ هغه خویندې لکه واقعي ډیرې د جنون جذباتو دغه ئے وکړو، نن زمونږ نګهت صاحبې یو ډیره ښکلې خبره هم وکړه چې یره درې د ډیډک چیئرمینانې دی، زه د دې ډیره زیاته شکریه ادا کوم چې هغې تسلیم کړې، دا هم ډیره ښه خبره ده، پرون ئے نه تسلیمولې نن ئے تسلیم کړې نو زه تاسو ته مبارکباد درکوم چې تاسو خو واؤریدل ښه ټهیک ټهاک وائی، نو تسلیم شوئ۔ بله مونږ دا خبره کوؤ د دوئ په باره کښې چې حقیقت خبره ده زنانه کمزورې وی، تور سرې وی، باقاعده طور

باندې د دوئ سره د انصاف وکړے شي۔ (شور اور قطع کلامیاں) د دوئ سره، د دوئ سره د انصاف وکړے شي (شور اور قطع کلامیاں) او خامخا دا زمونږ خویندې دی، مونږ د دوئ سره ولاړ یو، (شور) مونږ د دوئ سره ولاړ یو، ټهیک ټهاک خبره ده۔۔۔۔

(قطع کلامی)

(خاتون رکن اسمبلی، نگہت اورکزئی کی مسلسل مداخلت)

جناب فضل حکیم: ته خو لږ خبره ټوله اوره کنه، په څان کښې دومره جنون مه پیدا کوه، لا څوانه نه ئې، بوډهئ شوې ئې، (قطع کلامی) ته به لږ جنون نه،(قطع کلامی) لږه کښنینه، لږې اوبه وڅښکه، ټهیک ټهاک کښنینه، (قطع کلامی) ته خو لږ کښنینه خبره خو واؤره، (قطع کلامی) ته خو لږ خبره واؤره، ته خو کښنینه خبره واؤره، پوره خبره واؤره، (قطع کلامی) ته خبره واؤره، ته کښنینه، گوره خبره واوره کښنینه۔ زما دا عرض دے جناب سپیکر صاحب، واقعی خبره ده زمونږ د پښتنو په روایت کښې دا دی چې د زنانوُ ډیر احترام عزت کوی، د دوئ حق د دوئ ته ملاؤ شی، د دوئ حق د دوئ له ورکړے شی، که فرض کړه د دوئ دا نه کیږی، زمونږ په علاقه کښې پکار دا دے چې زمونږ په فنډ کښې د هغوی پوره حصه شی چې مونږ د هغوی په مشاورت باندې کار وکړو، هغوی سره کښینو چې د هغوی څه نمونه سسټم وی، هغه مونږ وکړو، د هغوی څه مسائل وی، هغه ان شاء اللّٰه تعالیٰ هم په اتفاق، اتحاد باندې حل کړو خو چونکه خبره دا ده چې د دوئ حق د دوئ ته ملاؤ شی او انصاف د ورکړے شی۔ ان شاء اللّٰه د پی ټی آئی حکومت دے او پی ټی آئی حکومت کښې به ان شاء اللّٰه چرته بې انصافی نه کیږی خو لږ په جذباتو خبره مه کوئ، غټې سینې ساتئ د قوم نمائندگان یئ، جنون په هر ټائم کښې مه کوئ، سنجیده خبرې کوئ، دا ضروری خو نه ده لاړه لاړه او یو غر او دا مه کوئ لږ، ښه سنجیده خلق یئ نو ان شاء اللّٰه تعالیٰ مونږ په هر حالات کښې ستاسو ملگری یو۔ ډیره مننه، ډیره شکریه۔ Thank you very much.

جناب قائمقام سپیکر: شکریہ۔

خیبر پختونخوا احتساب بل مجریہ 2013 کا مجلس منتخبہ کے سپرد کیا جانا

Mr. Acting Speaker: The honourable Minister for Law on behalf of honourable Chief Minister, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Ehtesab Bill 2013, may be taken into consideration at once. Honourable Minister for Law, please.

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، یہاں پہ ہیلتھ منسٹر بیٹھے ہیں اور مجھے اس سوال کا جواب دیں جو میں نے کیا تھا۔

جناب قائمقام سپیکر: ٹھیک ہے، ایجنڈا، بزنس ختم ہو جائے، میں۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جی مجھے پہلے جواب دیدیں۔۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: میں نے پہلے ایجنڈے کا کہہ دیا ہے، آپ مہربانی کرکے، پلیز۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: مجھے اس کا جواب دیں پلیز، یہ ضروری ہے۔۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: ٹھیک ہے، آپ کو جواب ملے گا، آپ کو جواب ملے گا جی۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: یہ بہت ضروری ہے کیونکہ ہم شوکت یوسفزئی صاحب کا انتظار کر رہے تھے، اب وہ آگئے ہیں۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: میرے خیال میں بہتر ایسا ہو گا، یوسفزئی صاحب! آپ کیلئے پینڈنگ ہے یہ، میڈم کو پتہ ہے۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: (آواز سنائی نہیں دے رہی) جناب سی ایم صاحب نے سمری Reject کی ہے، میرے نالج میں یہ بات آئی ہے، کم از کم اس کی وضاحت کریں جی۔

جناب قائمقام سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر صحت): مجھے نہیں پتہ کہ آپ کے فرشتے بہت تیز ہیں، آپ کو پتہ چل گیا ہے کہ سمری Reject، ایسی کوئی سمری Reject نہیں ہوئی ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ جو کمٹمنٹ کی ہے، اس پر ہم قائم رہیں گے، حکومت کبھی بھی اپنی کمٹمنٹ سے پیچھے نہیں ہٹے گی۔ (تالیاں) یہاں پہ ہم

میرٹ کی بات کرتے ہیں تو میرٹ میں اگر کہیں بھی کوتاہی ہوتی ہے تو مجھے بتائیں، ان شاءاللہ میرٹ کے خلاف کوئی کام نہیں ہوگا۔

جناب قائمقام سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

جناب لطف الرحمان: جناب سپیکر! اگر پہلے آپ ہمیں اجازت دیں کہ ہم اس پر بات کریں کیونکہ۔۔۔۔۔

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور (وزیر قانون): تھینک یو، سر (شور) سر میرے خیال میں اگر ہاؤس In order ہو جائے۔

جناب قائمقام سپیکر: آپ پلیز تھوڑا تشریف رکھیں، ان شاءاللہ ٹائم دیتا ہوں پھر جو بھی۔۔۔۔۔

جناب لطف الرحمان: یہ اسی احتساب پر بات کرنا ہے، سر اگر پہلے۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: وہ پیش کرلیں پھر بات کریں جی ان شاءاللہ آپ کو ٹائم دیتے ہیں۔

وزیر قانون: سر، اپوزیشن کے جو ہمارے ممبران ہیں، بریک کے دوران انہوں نے ہم سے اس سلسلے میں یہ بات کی ہے کہ چونکہ آج یہ دو بلز ہیں اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ان میں کچھ امنڈ منٹس بھی آئی ہیں اور ہو سکتا ہے کہ آج اجلاس بھی چونکہ آگے عید کی چھٹیاں ہیں، ملتوی ہو جائے تو ان میں اکثر پارلیمانی لیڈر یہ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم اس کو سلیکٹ کمیٹی کو بھیج دیں، انہوں نے میرے ساتھ بھی ڈسکس کیا تھا اور شاید اسی سلسلے میں یہ کچھ کہنا چاہتے ہیں تو اگر آپ ان کو سننا چاہتے ہیں، مجھے اس پہ کوئی اعتراض نہیں، پھر جب یہ بات کرلیں گے تو میں اس پہ پھر بات کرلوں گا۔

جناب قائمقام سپیکر: جی مولانا لطف الرحمان صاحب۔

جناب لطف الرحمان: جناب سپیکر! بہت بہت شکریہ آپ کا۔ جناب سپیکر، اس اسمبلی میں دو اہم بلز پیش کئے گئے ہیں اور اس کے ساتھ پورے صوبے کا مسئلہ جڑا ہوا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ بلز تو علیحدہ علیحدہ موقعوں پہ پیش ہونے چاہئیں لیکن چونکہ اب پیش ہو گئے ہیں، سب سے بڑا مسئلہ بلدیاتی الیکشن کے حوالے سے ہے، بلدیاتی نظام کے حوالے سے ہے اور جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

اراکین: احتساب بل، احتساب بل۔

جناب قائمقام سپیکر: احتساب بل۔

جناب لطف الرحمان: احتساب بل کے حوالے سے، میں اصل میں چونکہ دونوں بلز کے بارے میں بات کرناچاہتا تھااوراس لئے پہلے۔۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: جی پلیز۔

جناب لطف الرحمان: تو میں بلدیاتی بل کے حوالے سے پہلے بات کرلیتاہوں۔ دراصل جناب سپیکر، اس بلدیاتی نظام کو ہمیشہ ضرورت پڑی ہے تو وہ ڈکٹیٹرز کو پڑی ہے، ڈکٹیٹرز کو پڑی ہے لیکن کچھ ناگزیر حالات کی وجہ سے یہ بلدیاتی نظام آرہاہے اور چونکہ اس میں پورے صوبے کا مسئلہ ہے اور اس کو نیا نظام ہم دینے جا رہے ہیں، ہم نے پہلے بھی بات کی تھی کہ ہمارا یہ ملک، یہ ہماراصوبہ تجربوں سے گزر رہاہے، پچھلے عشرے میں جب مشرف کی حکومت تھی تو ہم نے اختیارات نچلی سطح تک منتقل کئے اور پھر اس کے بعد یہ جو حکومت پچھلی گزری ہے اور اس حکومت اور اس اسمبلی نے سمجھا کہ یہ اختیارات واپس مرکوز ہونے چاہئیں صوبے کی طرف تو پھر وہ صوبے کی طرف چلے گئے اور آج پھر یہ بل پیش ہو رہاہے اور پھر یہ اختیارات نچلی سطح تک جانے کیلئے یہ بل پیش ہواہے تو میں سمجھتاہوں کہ ایک تو ہمارا یہ صوبہ تجربہ گاہ بناہواہے اور تجربوں سے گزر رہاہے تو اس پہ سنجیدگی سے ہم نے غور کرناہے اور یہ ہمارے پورے صوبے کا مسئلہ ہے، ہر ڈسٹرکٹ کا، ہر یونین کونسل کی سطح تک کا مسئلہ ہے تو ہمیں اس کو بڑی سنجیدگی سے سوچنا چاہیئے، اس پر بحث ہماری آپس میں ہونی چاہیئے اور پھر ہم جو صوبے کیلئے اس کے بہتر مفاد میں سمجھتے ہیں کہ یہ بل اب اسمبلی میں جانا چاہیئے تو ہم یہ ریکویسٹ کریں گے اور یہ ہماری گزارش ہوگی کہ یہ دونوں احتساب بل اور بلدیاتی نظام کے حوالے سے جو بل ہے، وہ سلیکٹ کمیٹی کو بھیجے جائیں اور اس پہ غور وخوض ہو اور پھر اس کے بعد اسمبلی میں آئیں، تو پھر اس کے بعد اگر ہم اس کو پاس کریں گے تو میرے خیال میں یہ پوری اسمبلی ان شاءاللہ اس کو سپورٹ کرے گی اور پھر اس پورے صوبے کیلئے قابل قبول ہوگا۔ تو یہ ہماری ریکویسٹ ہے، درخواست ہے اور ہماری اس سلسلے میں Concerend Minister سے اور ہمارے لاء منسٹر صاحب سے اور سکندر شیر پاؤ صاحب سے بھی بات ہوئی ہے اور انہوں نے یہ Agree کیا ہے کہ ہم اس کو کمیٹی کیلئے، ہم تیار ہیں، اگر کمیٹی بنائی جائے تو ہماری یہ ریکویسٹ ہے کہ کمیٹی بنائی جائے۔۔۔۔۔

جناب شاہ حسین خان: دونوں کی جانب سے۔

جناب لطف الرحمان: دونوں کیلئے، دونوں ایک ہی کمیٹی میں ان شاءاللہ ہو سکتے ہیں،۔۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: میں اسرار۔۔۔۔۔

جناب لطف الرحمان: میٹنگز الگ الگ ہو سکتی ہیں لیکن کمیٹی وہی ایک ہی ہونی چاہیئے اس کیلئے، تو یہ۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: میں اسرار گنڈا پور صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ پہلے اس بل کو آپ موؤ کر لیں، پھر اس کے بعد کیونکہ یہ ڈسکشن میرے خیال میں اس پہ Legally ٹھیک نہیں ہے اور پھر اس کے بعد۔۔۔۔۔

وزیر قانون: سر، میرے خیال میں اگر ہم اس کو کمیٹی میں لیکر جاتے ہیں تو میرے خیال میں پھر تو موؤ کرنے کی ضرورت اس میں نہیں ہوگی۔

جناب قائمقام سپیکر: موشن آپ تو موؤ کریں گے۔

وزیر قانون: موشن سر، پھر سلیکٹ کمیٹی میں بھیجیں گے نا کیونکہ سر اس میں جہاں تک 82 کے تحت موشن ہے، میری سر، یہ گزارش ہے کہ اگرچہ اس میں جن کی امنڈ منٹس آئی ہیں، وہ ہمارے ممبران صاحبان یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ وہ اس پہ اپنے Points raise کرتے اور ہم اس کا جواب دیتے جس کیلئے ان شاءاللہ گورنمنٹ تیار ہے لیکن چونکہ ایک ماحول اس قسم کا پایا جاتا ہے اور اپوزیشن کے جو ہمارے دوست ہیں، وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر ایک بل ریفر ہو سکتا ہے تو دوسرا کیوں نہیں، تو میں سر یہ سمجھتا ہوں کہ دونوں کے جو Contents ہیں، اگرچہ مختلف ہیں لیکن اس کے باوجود ہم نے ان کی رائے کا ہمیشہ احترام کیا، Right to Information کے وقت بھی ایسے تھا کہ گورنمنٹ یہ سمجھتی تھی کہ ہم اسکو Defend کر سکتے ہیں اور Through reasons and arguments کر سکتے ہیں لیکن Better sense یہ تھی کہ ہم اس کو لیکر جائیں اور ابھی بھی اگر ہمارے اپوزیشن کے ممبران صاحبان یہ سمجھتے ہیں کہ اس کو کمیٹی میں ہم لے جائیں تو گورنمنٹ کا سر، اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے، تاہم میری یہ گزارش ہوگی کہ جب ہم اس کو کمیٹی میں لیکر جائیں تو اس کیلئے جو موشن ہے، وہ بھی آپ اسی اجلاس میں Allow کریں تاکہ اس کیلئے پھر ہم باقاعدہ وہ کمیٹی بھی Constitute کر لیں کیونکہ ہمارا جو اگلا اجلاس ہوگا، شاید پھر وہ

اکتوبر میں ہے ہی نہیں، نومبر میں جا کر کہیں اجلاس ہوگا، اس دوران پھر ہم وہ ٹائم بھی ان شاءاللہ Utilize کرلیں گے۔ سر، اس کے ساتھ میں موشن پیش کرتا ہوں:

I rise to move that the Ehtesab Bill, 2013, the Khyber Pakhtunkhwa, Ehtesab Commission Bill, 2013 may be referred to the Select Committee.

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the Bill be referred to the Select Committee. Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is referred to the Select Committee. Now the honourable Minister, to please move for constitution of the Select Committee under sub rule (ii) of rule 86 of the Rules of Procedure. Honourable Minister, please.

Minister for Law: Thank you, Sir. Sir, I rise to move that the following members of the Select Committee may be allowed by this august House: Mr. Sadar Hussain Babak Sahib; Sardar Mehtab Ahmad Khan Sahib; Maulana Lutaf ur Rehman Sahib; Mr. Muhammad Ali Shah Bacha Sahib; Anisazeb Tahirkheli Sahiba; Shahram Khan Tarakai Sahib; Siraj ul Haq Sahib; Yousaf Ayub Sahib.

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the Select Committee, proposed by the honourable Minister, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it.

Under the rule میرے خیال میں چھ سے زیادہ آپ کو Permission لینا ہوگی۔

وزیر قانون: وہ Already اگر آپ Relevant rule دیکھ لیں، وہ میری نظر سے گزرا تھا سر، وہ یہ کہ Provided that the Select Committee shall not, except with the leave of the Assembly، تو سر جب میں موشن لاتا ہوں تو I hope, I have the leave of the assembly.

جناب قائمقام سپیکر: بس آپ لے لیں جی، ٹھیک ہے۔

وزیر قانون: سر، میرے خیال میں In relaxation of these rules چونکہ یہ آپ نے جو، میں نے موشن موؤ کی ہے (2) 86 کے تحت اور اسکے بعد یہ جو Proviso ہے، یہ بھی (2) 86 کا حصہ ہے

I have the leave of the assembly. Thank you.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا مقامی حکومتیں مجریہ 2013 کا مجلس منتخبہ کے سپرد کیا جانا

Mr. Acting Speaker: Okay. The honourable Minister for Local Government, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government Bill, 2013 may be taken into consideration at once. Honourable Minister for Local Government, please.

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): تھینک یو، سر۔ اس کے اوپر جو لوکل گورنمنٹ ایکٹ ہے، اس نے اسمبلی کے باہر اور اندر ایک Intense debate generate کی ہے اور Probably it`s because of the importance of the law اور اپوزیشن اور Party in power، پرنٹ الیکٹرانک میڈیا اور سول سوسائٹی سب اس میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ سر، ہم نے اس لاء کو، یہ جو ڈرافٹ ہے، اس کو تیار کرنے میں بڑی محنت کی ہے، میں اس کا بھی اعتراف کرتا ہوں کہ جب اس کو اسمبلی میں Table کیا گیا ہے تو اپوزیشن کے ممبران نے اس میں بڑی دلچسپی Show کی ہے اور یہ میرے لئے Encouraging ہے، میں نے ان کی امنڈ منٹس Last night ساری دیکھ لی ہیں اور میں نے ایک ایک امنڈ منٹ پہ اپنا Response جو تھا، وہ بھی Develop کیا تھا۔ یہ کوئی 37 امنڈ منٹس جو ہیں، 36 امنڈ منٹس اس میں موو ہوئی ہیں اور میری اپوزیشن چیمبر میں Informally بھی ان سے ڈسکشن ہوئی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ جو امنڈ منٹس موو ہوئی ہیں اسمبلی کے فلور پہ، ان کو جواب بھی دیا جا سکتا ہے، ان کو Explain کیا جا سکتا ہے اور ان کو مطمئن بھی کیا جا سکتا ہے لیکن میرا خیال ہے کہ میں ان کے اس نکتے کو اہمیت دیتا ہوں کہ اس کو اگر ہم سلیکٹ کمیٹی کے اندر ڈسکس کریں اور اس کو ریفر کریں تو یہ مناسب رہے گا کیونکہ ایک Important document ہے اور فیوچر کے اندر جو Elected government آتی ہے، اس کو دوبارہ بار بار Revisit نہیں کرے گی اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس کے General principles پہ اگر کوئی اس سیشن کے اندر اپوزیشن میں سے Respond کرنا چاہتا ہے، Generally اس پہ ڈیبیٹ کرنا چاہتے ہیں تو آپ ان کو موقع دیدیں ورنہ پھر مجھے دوبارہ موقع دیدیں تاکہ میں سلیکٹ کمیٹی کو ریفر کرنے کی تحریک پیش کروں۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، یو منٹ پلیز۔

جناب قائمقام سپیکر: جی سردار حسین بابک، پلیز۔

جناب سردار حسین: شکریہ، سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، میں شکریہ ادا کرتا ہوں منسٹر لاء کا اور منسٹر لوکل گورنمنٹ کا، یہ واقعتاً اسمبلی کی جو قانون سازی ہے اور پھر جو یہ دو بلز آج اسمبلی میں آئے ہیں، انتہائی اہمیت کے حامل ہیں۔ اسی طرح اس سے پہلے جو Right to Information کا جو بل تھا، ایکٹ تھا، وہ بھی ہم نے یہاں اپنی تجویز دیدی کہ چونکہ قانون سازی انتہائی اہم بزنس ہوتی ہے اور ہونا یہ بھی چاہیئے کہ چونکہ اس طرح کی قانون سازی یا اس طرح کے جو سسٹمز بنتے ہیں، یہ سارے صوبے کیلئے بنتے ہیں، بیشک اسی طرح حکومتوں کے دوران یہ قانون سازی ہوتی ہے، احتساب بل کے حوالے سے اور یہ بلدیاتی نظام کے حوالے سے ہم نے اپنی ترامیم بھی جمع کر دی ہیں اور منسٹر صاحب نے بتایا بھی کہ انہوں نے One one کر کے ان کو پڑھا بھی ہے۔ جہاں تک ہم سمجھتے ہیں کہ بالکل Constitutionally local bodies جو ہے، وہ ہونی چاہیئے لیکن جو ڈرافٹ بل ہم نے پھر دیکھا، اس میں بہت ساری ایسی چیزیں تھیں جو کہ گراؤنڈ پہ فیزیبل نہیں تھیں اور ان شاءاللہ جس طرح حکومت کی طرف سے ایک اشارہ ملا ہے کہ سلیکٹ کمیٹی میں جائے گا، وہاں پر ان شاءاللہ اسے Threadbare ہم ڈسکس کرینگے لیکن چونکہ یہاں پر میڈیا کے بھائی بھی بیٹھے ہیں، میں یہ سمجھتا ہوں کہ لوکل باڈیز میں جو ویلج کونسل کو دیا گیا ہے اور یونین کونسل کو جو ہے وہ ختم کر دیا گیا ہے، اسی لئے ہم نے ویلج کونسل کی بجائے یونین کونسل کی ترمیم دی ہے اور اس کی تجویز دی ہے اور پھر اس کے الیکشن کا جو Criteria ہے، وہ بھی اگر دیکھا جائے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہاں پر انتہائی Confusing ہے، یعنی جو بھی ویلج کونسل کا Concept ہے، شاید مغرب میں یہ فیزیبل ہو کسی حد تک، وہاں پہ آبادی کم ہے، وہاں پہ مطلب جو انفراسٹرکچر ہے، وہ انتہائی محدود ہے، انتہائی Limited ہے اور جو اہم بات ہے، وہ Non political party basis پر ہے۔ اب اگر دیکھا جائے ایک طرف سے تو یہ کہا جارہا ہے کہ ہم شخصیات کی بجائے نظریات پہ لوگوں کو لانا چاہ رہے ہیں تو میرے خیال میں اگر Gross root level سے کسی ووٹر کو ہم یہ میسج نہیں دینگے کہ مطلب آپ نے فلاں نظریہ کو ووٹ دینا ہے اور عجیب بات پھر یہ ہے کہ When a person is a layman, when he is a voter, he is non political, but when he becomes an opinion leader or when he becomes an elected person then he has the option to join a political

party، میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایک Exploitation ہے، ہونا بھی یہ چاہیئے، بد قسمتی سے ہمارے معاشرے میں ہمارے ملک میں ویسے بھی سیاست بہت بدنام ہے، پولیٹیکل پارٹیز پر لوگوں کا اعتماد اس طرح نہیں ہے جس طرح ہونا چاہیئے تو میں یہ سمجھتا ہوں، بلکہ ہمارے اپوزیشن کے سارے Colleagues یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں Symbol دینا چاہیئے ووٹر کو، کہ آپ نے 'بیٹ' کو ووٹ دینا ہے کہ آپ نے 'شیر' کو ووٹ دینا ہے کہ آپ نے 'لالٹین' کو ووٹ دینا ہے، آپ نے 'کتاب' کو ووٹ دینا ہے، آپ نے 'پتنگ' کو ووٹ دینا ہے، تو پھر وہاں پر Exploitation نہیں ہوگی اور یہ صرف Exploitation کی بات نہیں ہوگی، سپیکر صاحب! یہ ہارس ٹریڈنگ کی اور کرپشن کی بنیاد ہوگی، بنیاد، تو اسی لئے ہم نے Propose کیا ہے کہ یونین کونسل ہونی چاہیئے اور ساتھ پھر ہم نے یہ کہا، یہ تجویز دی ہے۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر خواتین اراکین اسمبلی واک آوٹ ختم کر کے ایوان میں تشریف لے آئیں)

(تالیاں)

جناب سردار حسین: کہ یونین کونسل کے جو الیکشنز ہیں، وہ متناسب نمائندگی پہ ہوں تاکہ (مداخلت) دوسری بات جو ہے، وہ اقلیتوں کی ہے، اب جب ہم یہ کہتے ہیں کہ اقلیت ہمارے بھائی ہیں خواہ وہ کرسچینز ہوں، خواہ وہ مسیحی ہوں، خواہ وہ ہندو ہوں، خواہ وہ سکھ ہوں، ہم کہتے ہیں، سارے ہم کہتے ہیں کہ ہمارے بھائی ہیں لیکن اقلیتوں پر پابندی ہے کہ وہ ناظم اور نائب ناظم نہیں بن سکتا تو میرے خیال میں یہ بھی Discrimination ہے۔ دورانیہ پہ ہمارا اعتراض ہے کہ تین سال کم از کم ہمارا صوبہ ایسی پوزیشن میں نہیں ہے کہ کوئی ڈیویلپمنٹ جو سکیم ہے، وہ ہم Fully funded کر دیں تو اس پہ بھی ہمارا یہ اعتراض ہم نے لکھ کر دیا ہے کہ اس کا Duration جو ہے یا چار سال ہونا چاہیئے یا پانچ سال ہونا چاہیئے۔ اور میں وزیر اعلیٰ صاحب کے اختیار کے حوالے سے یہ ضرور کہتا ہوں، سپیکر صاحب! یہ صوبائی اسمبلی ہے اور اسی صوبائی اسمبلی کو یہ اختیار ہے کہ اپنا چیف ایگزیکٹیو منتخب کر سکے، اس پہ اعتماد کر سکے، پھر اسی ہاؤس کو یہ اختیار ہونا چاہیئے کہ اپنے چیف ایگزیکٹیو پہ عدم اعتماد کر سکے لیکن وہاں پر ہم دیکھ رہے ہیں کہ وہاں پہ یہ اختیار نہیں ہے، اسی لئے ہم نے یہ بھی تجویز دی ہے۔ ساتھ ساتھ سپیکر صاحب! جو انکوائری کمیٹی ہے، Suppose کسی نظام میں لوکل گورنمنٹ میں یا ضلعی حکومتوں میں کسی طرح بھی Mismanagement کے حوالے

سے، کرپشن کے حوالے سے، Irregularities کے حوالے سے اگر اسی طرح کے واقعات رونما ہونگے تو جو کمیٹی ہے، اس کے سربراہ جو ہیں وہ بلدیات کے منسٹر صاحب ہونگے تو ایک طرف سے تو ہم یہاں پہ احتساب بل لانا چاہ رہے ہیں اور خود یہ کہہ رہے ہیں کہ چیف منسٹر کو بھی یہ اختیار نہیں ہے، چیف منسٹر کے خلاف بھی وہ انکوائری کر سکتے ہیں، وہ ایکشن لے سکتے ہیں اور دوسری طرف پھر ہم اسی بل میں وزیر بلدیات کو، سیکرٹری فنانس کو، سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کو، اس طرح کے جو Dignitaries ہیں، ان کو ہم ممبر بنا رہے ہیں اور چیئر مین بنا رہے ہیں تو میرے خیال میں اس میں کوئی ہمیں بدنیتی پہ وہ نہیں ہے لیکن جو Transparency کی بات ہو رہی ہے، جو شفافیت کی بات ہو رہی ہے، اسی میں وہ ہمیں نظر نہیں آ رہی۔ سپیکر صاحب، اختیارات کی بات، اگر دیکھا جائے، پچھلا جو بلدیاتی نظام تھا، وہاں پہ انتظامی اختیارات جو تھے، وہ بھی لوکل گورنمنٹ کو ملے تھے، اب یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ یہاں پہ کسی ڈیپارٹمنٹ کا سیکرٹری جو ہے، وہ پراونشل ڈیپارٹمنٹ کے Under آتا ہے، ڈائریکٹر اسی ڈیپارٹمنٹ کے Under آتا ہے، دنیا میں جہاں بھی لوکل باڈیز ہیں، ترقیاتی کاموں کے علاوہ انتظامی اختیارات ان کو دینا ہم یہ سمجھتے ہیں کہ صوبائی حکومت اور پھر ضلعی حکومتوں کے درمیان وہ جو اختیارات کی ایک نہ ختم ہونے والی جنگ ہے، وہ شروع ہو جائے گی۔ بالکل ہونے چاہئیں لوکل باڈیز کے الیکشنز اور بہت جلدی ہونے چاہئیں، اسی لئے بھی بہت جلدی ہونے چاہئیں کہ ہمارے حکومتی بھائیوں نے یہ وعدہ کیا تھا کہ 90 days کے اندر اندر صوبے میں ہم بلدیاتی انتخابات کرائیں گے، ہم تو اسی انتظار میں تھے کہ جب ہمارے بھائی اقتدار میں آئیں گے تو ان لوگوں نے پوری تیاری کی ہوئی ہو گی لیکن وہ تو حکومت آنے کے بعد پتہ چلا کہ ان لوگوں نے کوئی ورکنگ گروپس بنائے، یہ لوکل باڈیز پہ ان لوگوں نے اپنا کوئی ڈرافٹ تیار کیا جو کہ ابھی چوتھے مہینے میں جا رہے ہیں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ آگے جا کر دسمبر سے آگے میرے خیال میں کہیں Conduct ہو گا یہ الیکشن تو بہت بڑی بات ہو گی، تو بالکل ہماری طرف سے یہ جو آپ نے سلیکٹ کمیٹی بنائی ہے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ جتنا جلدی ہو سکے اس کی ہم میٹنگز کریں، جو امنڈمنٹس ہیں اور ساتھ ساتھ میں یہ بھی چاہونگا کہ یہ تو ہاؤس کی طرف سے ایک سلیکٹ کمیٹی بنی ہے، میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ سول سوسائٹی کو Open ہو، اس پہ سیمینارز ہوں، اس پہ ڈسکشنز ہوں بلکہ پارلیمنٹ سے باہر جو سیاسی جماعتیں ہیں، ان کے قائدین کو بھی بلانا چاہیئے تاکہ

ہم یہ ہاؤس اسی صوبے کو ایک ایسا مربوط، منظم اور بغیر کسی Loopholes کے ایک ایسا نظام دے سکیں تاکہ یہ جو اختیارات ہیں، یہ جو کام ہیں، ان کی Specification ہو کہ صوبائی اسمبلی کے کیا اختیارات ہونگے اور ضلعی حکومتوں کے کیا اختیارات ہونگے؟ تو میرے خیال میں یہ تجویز بھی منسٹر صاحب اپنے ساتھ نوٹ کر لیں تو یہ صوبے کے مفاد میں ہوگا اور صوبے کیلئے انتہائی بہتر ہوگا۔ میں اس چیز پہ بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اپنے حکومتی بھائیوں کا کہ جو Right to Information کیلئے سلیکٹ کمیٹی بنی تھی تو ان لوگوں نے، میں نہیں سمجھتا ہوں کہ خود اپنی طرف سے ہر پارٹی سے ایک ایک نام دیا تھا، ان لوگوں نے اچھا کیا کہ پارلیمانی لیڈرز کے نام دیئے ہیں یا تو پارلیمانی لیڈرز کے نام دینے چاہیئں اور یا کسی پارٹی سے اگر نام لینا ہو تو پارلیمانی پارٹی لیڈر سے پوچھ کر اگر وہ نام لیا جائے تو میرے خیال میں وہ بھی بہتر ہوگا اور سپیکر صاحب! بالکل ہم اسی کے حق میں ہیں کہ یہ بل جو ہے یہ سلیکٹ کمیٹی میں چلا جائے Threadbare اس پہ ڈسکشن ہو Openly, openly جو بھی چیزیں ہیں ان شاءاللہ وہ دلائل دینگے، ہم دلائل دینگے جس چیز پہ ہم متفق ہونگے ان شاءاللہ ہاؤس میں لے آئیں گے اور صوبے کیلئے پاس کر لینگے۔ تھینک یو۔

جناب قائمقام سپیکر: شکریہ، سردار اورنگزیب صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میں پہلے تو لاء منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اپوزیشن کے ساتھ مشاورت کے بعد جو بل تھا، اس احتساب بل کو سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کیا اور ابھی جو دوسرا بل، وزیر بلدیات صاحب صبح اپوزیشن چیمبر میں آئے تھے، ہم نے وہاں پہ بھی انہیں اپنے خدشات سے آگاہ کیا اور اپنی رائے انہیں دی، یہ یقیناً پورے صوبے کی نظریں اس وقت اس بل کے اوپر لگی ہوئی ہیں کہ پتہ نہیں کیا ہونے والا ہے اور کیا ہوگا؟ تو میں سمجھتا ہوں جناب سپیکر صاحب، یہ اس حکومت نے یہ بل پیش کیا ہے، اس وقت صوبے کے اندر پاکستان تحریک انصاف کی حکومت ہے اور وزیر بلدیات صاحب بھی اسی Coalition Party سے تعلق رکھتے ہیں، حکومت چونکہ ان کی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ پانچ سال کیلئے حکومت ہے، شاید اگلے پانچ سال اس جماعت کی حکومت نہ ہو کسی اور جماعت کی حکومت ہو، آج حکومت کے جو بھائی اس طرف بیٹھے ہیں، کل شاید انہیں اس طرف بیٹھنا چاہیئے اس لئے اس بل کو جو ٹیبل کیا گیا ہے، اس میں جو ہم نے مشاہدہ کیا ہے اور دیکھا ہے تو بہت سی چیزیں اس طرح نظر

آرہی ہیں جیسے ہمیشہ ہمیشہ وزیر بلدیات عنایت اللہ صاحب ہونگے اور دو ہزار کی جو انہوں نے خصوصی طور پہ ویلج کونسل رکھی ہے، دو ہزار سے دس ہزار تک تو میرے خیال کے مطابق یہ ناانصافی ہوگی، اس میں کوئی امنڈ منٹ ہم نے اس کے حوالے سے بھی لائی ہے اور مزید 37 لوگوں نے، ممبران نے امنڈ منٹس لائی ہیں تو ان کے خدشات تھے اس لئے انہوں نے امنڈ منٹس اس میں لائی ہیں، تو جناب سپیکر صاحب! یہ جو دوسرے تین صوبوں میں بلدیاتی سسٹم لایا گیا ہے تو شاید اگر اس صوبے میں بھی وہ سسٹم لایا جاتا تو بہتر تھا، بہر حال جو حکومت نے بل لایا ہے، اس میں جو تجاویز ہم صوبے کیلئے بہتر سمجھیں گے، صوبے کے عوام کیلئے بہتر سمجھیں گے، وہ وزیر بلدیات صاحب کو دینگے، انہوں نے مناسب سمجھا تو ہماری تجاویز کو شامل کرینگے اور ان شاء اللہ اس میں پورے صوبے کی بہتری ہوگی۔ تو جو غیر سیاسی، ویلج کونسل اور Neighborhood council کیلئے انہوں نے جو غیر جماعتی بنیادوں کے اوپر الیکشن کروانے کا اس میں رکھا اور پھر اس کے بعد تین دن میں ناظم اور نائب ناظم کو جماعت میں شامل ہونے کا پابند کیا گیا، چاہے وہ جس جماعت سے بھی تعلق رکھتا ہے، اسے غالباً جماعت اسلامی یا پی ٹی آئی میں ہی شامل ہونا ہے، وہ پی ایم ایل یا جے یو آئی یا اے این پی میں تو نہیں آئے گا، یہ بھی غالباً مناسب بات نہیں ہے۔ اگر آج وہ پی ٹی آئی میں شامل ہوگا تو شاید انہوں نے تین سال کا پیریڈ رکھا ہے تو ہمارے اس Tenure میں دوبارہ الیکشنز ہونے جائیں گے، پتہ نہیں، یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ پانچ سال بھی یہ حکومت پوری کرتی ہے، ہم دعا کرینگے کہ یہ حکومت اپنے پانچ سال پورے کرے ورنہ جس طرح مولانا لطف الرحمان صاحب جس کوشش میں لگے ہوئے ہیں، شاید ہمیں بھی مجبوراً ان کا ساتھ دینا پڑے۔ تو میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ چونکہ (قہقہے) یہ سسٹم، یہ سسٹم چلتا رہے گا تو ہمیں اس طرح (شور اور قہقہے) ہمیں سر، اس طرح اس کو۔۔۔۔۔

(قہقہے اور قطع کلامیاں)

<u>جناب منور خان ایڈووکیٹ:</u> جناب سپیکر، یہ تو۔۔۔۔۔

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا:</u> سر، ہمیں اس طرح بل کو، آپ اپنی باری پہ ضرور بات کریں، اپنی باری پہ بات کریں۔ سر، اس بل کے اندر جو امنڈ منٹس ہم نے لائی ہیں، بالکل میں یہ تجویز دونگا وزیر بلدیات صاحب کو کہ یہ بل بھی سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کیا جائے اور جس طرح لاء منسٹر صاحب نے تمام پارلیمانی لیڈرز کو

سلیکٹ کمیٹی میں رکھا ہے، اس بل میں بھی تمام پارلیمانی لیڈرز کے اوپر مشتمل ایک سلیکٹ کمیٹی بنائی جائے اور وہ اس کے اوپر غور وخوض کرے، اس کے بعد جو اس میں مناسب امنڈمنٹ ہو سکے، وہ کر کے دوبارہ اس کو تب ہاؤس میں لایا جائے۔ تو میری یہ تجویز ہے کہ جی سلیکٹ کمیٹی کے حوالے یہ بل ہونا چاہیئے اور میں اسی کے ساتھ اپنی تجاویز ختم کرتا ہوں۔ شکریہ

<u>جناب قائمقام سپیکر</u>: منور خان صاحب۔

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ</u>: جناب سپیکر! سب سے پہلے میں جناب اسرار اللہ گنڈاپور صاحب اور عنایت اللہ خان صاحب اور یہاں کے پارلیمانی لیڈرز کی طرف سے جو ماحول بنایا گیا اور سلیکٹ کمیٹی کیلئے جو بل بھیج رہے ہیں سر، تو میرے خیال میں اس پہ مزید یہاں پر ڈسکشن ہونا ٹائم کا ضیاع ہے اس لئے میرے خیال میں اب عنایت اللہ خان صاحب کو موقع دیا جائے کہ وہ یہ اپنا Process complete کر لیں تاکہ ابھی اگر ہم اسی پہ ادھر ہی بحث شروع کر دیں، پھر سلیکٹ کمیٹی کے پاس جانے کی ضرورت کیا ہے سر؟ اسی سلسلے میں سر، میری ریکویسٹ ہے۔

<u>جناب قائمقام سپیکر</u>: شکریہ جی۔ مسٹر عنایت اللہ خان صاحب پلیز۔

<u>جناب جعفر شاہ</u>: جناب سپیکر!

<u>جناب قائمقام سپیکر</u>: جی جعفر شاہ صاحب۔

<u>جناب جعفر شاہ</u>: تھینک یو، جناب سپیکر۔ Colleagues نے اور پارلیمانی لیڈرز نے بہت تفصیل سے بات کی اور جس طرح منور خان صاحب نے کہا تو یقیناً اس میں Thrash out ہوگا، سلیکٹ کمیٹی میں یہ ڈسکشن وہاں پہ ہونی چاہیئے۔ ہاں ایک پوائنٹ یہاں پہ منسٹر صاحب! اگر آپ کی توجہ ہو منسٹر بلدیات! اس میں یہ ہے کہ سپریم کورٹ نے ایک ہفتہ پہلے اس پر بہت سخت Observations لگائے تھے کہ جو ویلج کونسل کا Concept ہے، اخباروں میں سرخی یہ تھی کہ یہ مسترد کیا گیا ہے یا نہیں ہے، جو بھی ہے That point should be taken into consideration when you are going to the Select Committee. اور ایک میں اسرار صاحب کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ جو احتساب بل ہے، It needs to be refined a bit more. اس میں کافی چیزیں اس طرح ہیں، جس طرح کہ آپ نے رشتہ دار کی بات کی ہے تو رشتہ دار کی، Relative کی تعریف نہیں، Relative تو میری بیوی کے

ماموں کے نانا کے پوتے کا بھی ہو سکتا ہے تو یہ ہے کہ اس طرح کی Definition ہے کہ اس کو Refine بھی کیا جائے یا اس طرح ہے کہ چیف منسٹر کا نام اس Definition میں رکھا ہے لیکن وہاں پر آگے اس میں کوئی بات ہی نہیں ہے، تو یہ چیزیں اگر ان بلز میں آپ Consider کریں تو اس میں Refinery آجائے گی۔ تھینک یو۔

جناب قائمقام سپیکر: جی اسرار گنڈا پور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈا پور (وزیر قانون): تھینک یو، سر۔ سر، جو ہمارے آنریبل ممبرز ہیں جنہوں نے Amendments move کی ہیں، ان شاءاللہ ہم انکی تجاویز سے بھی استفادہ کرینگے اور Through special invitation جب کمیٹی بن گئی ہے تو اس میں ان کو بلائیں گے اور انکی تجاویز سنیں گے۔

جناب قائمقام سپیکر: شکریہ جی۔ جی عنایت اللہ خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): جناب سپیکر، جو ڈیبیٹس ہوئی ہیں، اس پر تو میں تفصیلی Response نہیں دونگا البتہ کچھ Points raise ہوئے ہیں تو میں کوشش کرتا ہوں کہ ان پر Respond کروں۔ میرا خیال ہے کہ بل کو Thoroughly پڑھنے کے بغیر کچھ غلط فہمیاں پیدا ہو گئی ہیں، میرا خیال ہے کہ جو موقع ان کو ملے گا پھر یہ پڑھیں گے تو وہ غلط فہمیاں دور ہو جائیں گی۔ مثلاً یہ بات جب کہی گئی ہے کہ ویلج کونسل میں لوگ Non party basis پر Elect ہونگے اور پھر آگے وہ پارٹیاں Join کرینگے تو یہ میرا خیال ہے کہ یہ بل کے اندر اس قسم کی کوئی شق نہیں ہے بلکہ یہ Electoral college نہیں ہے جو اوپر والا تحصیل کونسل اور ضلع کونسل کا ہوا ہے اور Devolution کی بات کی گئی ہے تو یہ تو Constitution کی جو تین Provisions ہیں، اس میں، ایک میں آرٹیکل A 140 میں کلیئر کٹ لکھا ہوا کہ Financial Administrative and Political devolution ہو گی اسلئے اب تک جو لوکل گورنمنٹ سسٹم 1979 اور 2012 وغیرہ بنے ہیں تو وہ اس Constitution کی اس Provision کی Closer نہیں ہے، وہ اس کی Spirit کے مطابق نہیں ہے۔ ظاہر ہے یہ ساری چیزیں ہم اس کے اندر ڈسکس کرینگے جو سلیکٹ کمیٹی ہے۔ میں اب اس کی اجازت چاہتا ہوں کہ ہمیں کمیٹی کو، مجھے اجازت ہے؟

جناب قائمقام سپیکر: جی جی۔

Minister for Local Government: I beg to move that the Local Government Bill, 2013 may be referred to the Select Committee.
Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the Bill be referred to the Select Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The'Ayes'have it. The Bill is referred to the Select Committee. Now the Honourable Minister to please move for the constitution of Select Committee under sub rule (2) of rule 86 of the Rules of Procedure. Honourable Minister.
Minister for Local Government: Sir, I beg to move that leave may be granted under sub rule (2) of rule 86 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988 that the Select Committee be composed of the following: Yousaf Ayub Khan; Anisazeb Tahirkheli; Sardar Mehtab Ahmad Abbasi; Maulana Lutf ur Rehman; Sardar Hussain Babak; Muhammad Ali Shah; and the other four are ex-officio members. So there are four ex-officio members.
Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the Select Committee proposed by the honorable Minister may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it.

(Applause)

اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Acting Speaker: The honorable Minister for Law, Khyber Pakhtunkhwa to please lay on the table of the House, the reports of the Council of Islamic Ideology. Honourable Minister for Law, please.

وزیر قانون: تھینک یو، سر۔ سر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سالانہ رپورٹیں 1997تا2008-09 اور اس کے علاوہ رپورٹ جائزہ ضابطہ فوجداری 1898، رپورٹ جائزہ ضابطہ دیوانی 1908، قوانین کی اسلامی تشکیل جلد اول اور جلد چہارم، رپورٹ اصلاح قیدیان اور جیلخانہ جات ہاؤس میں Present کرنے کی اجازت دی جائے۔

Mr. Acting Speaker: It stands laid.

خیبر پختونخوا پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2010 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Acting Speaker: The honorable Minister for Law, Khyber Pakhtunkhwa to please lay on the table of the House the Annual Report of the Khyber Pakhtunkhwa, Public Service Commission, for the year 2010. Honourable Minister for the Law, please.

وزیر قانون: سر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ خیبر پختونخوا پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2010 ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

Mr. Acting Speaker: It stands laid.

اب میں اجلاس سے متعلق جناب گورنر صاحب، خیبر پختونخوا۔۔۔۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب!

جناب قائمقام سپیکر: جی، سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریه، سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، دا زمونږ د میډیا ملګری او بیا خاصکر دا چې کوم الیکټرانک والا دی، کیمره مینان دی، هغوی ته شاید چې په دیکښې تکلیف دے چې دا یو Space هغوی ته ملاؤ دے غالباً او د هغوی د وینا مطابق هغوی ته په کوریج کښې دلته مسئله ده نو سپیکر صاحب، د هغوی دا ډیمانډ دے چې که هغه سائډ ته هم هغوی ته Space ملاؤ شی او دلته ورته هم لږ Space دا سې ملاؤ شی نو هغوی دا ګنړی چې بیا به مونږ د اسمبلئ ټول کوریج چې دے، دا کوریج چې دے، دا به هغوی ډیر په صحیح طریقه باندې کولے شی او بهر حال که دغلته په ناسته کښې او دغلته په ناسته کښې دې اسمبلئ ته څه شکایت وی نو بیشکه پکار دا ده چې هغوی هغسې دغه نه کوی خو بهر حال هغوی ته مسئله دا ده چې هغوی د هغه سائډ نه پوره کوریج د اسمبلئ نشی کولے نو دې باره کښې سپیکر صاحب! که تاسو حکم وکړو نو مهربانی به وی۔

جناب وجیہہ الزمان خان: جناب سپیکر! ہاؤس میں مانسہرہ کے ایشو پر جو بات ہوئی تھی۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: کس ایشو کو؟

جناب وجیہہ الزمان خان: جناب سپیکر، مانسہرہ کے جو ڈی پی او صاحب تھے، اس پر واقعی لوگ پریشان ہیں تو اگر دو کیبنٹ ممبرز آپ میرے ساتھ کر دیں تو ہم جا کر آئی جی صاحب سے ٹائم اگر لے لیں تو ہم اس سے آج بات کر دیں کہ کسی نتیجے پر پہنچ جائیں۔

جناب قائمقام سپیکر: جی شاہ فرمان صاحب۔ محمد علی شاہ باچا۔

سید محمد علی شاہ: بابک صاحب چې کومه خبره جناب سپیکر صاحب! وکړه، د دې خبرې مونږ هم حمایت کوؤ ځکه چې اکثر تې وی کښې زمونږ دا شاته دا څهونه راځی نو مخامخ پکار دے چې کم از کم دا شکلونه خو مو پکښې ښکاری کنه جی۔

(قہقہے)

جناب قائمقام سپیکر: شاہ فرمان صاحب پلیز،___ مسٹر شاہ فرمان صاحب۔

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): شکریہ، جناب سپیکر۔ ہمیں علم ہے اس مسئلے کا اور اس میں کوئی شک نہیں، اس ڈی پی او کو میں بھی جانتا ہوں اور میرا ذاتی دوست بھی ہے اور اگر مانسہرہ والے چاہتے ہیں کہ اس کا ٹرانسفر نہ ہو اور وہ خوش ہیں تو یہ ان کا بھی حق ہے لیکن سی ایم صاحب نے اس کے اوپر بات کی ادھر کہ اس طرح گورنمنٹ کیسے چلے گی؟ اس کے اوپر سوچنے والی بات ہے کہ اگر کسی آفیسر کو ہم ٹرانسفر کریں، کسی بھی ڈیپارٹمنٹ کے اندر اور آگے سے اس طرح کا پریشر آجائے، تو حکومت کا معاملہ ہے، آئی جی صاحب کے ساتھ یہ کمٹمنٹ ہے گورنمنٹ کی کہ پولیس کے معاملات میں گورنمنٹ Interference نہیں کرے گی، کسی کیلئے سفارش کرنا، کہیں ایس ایچ او لگوانا، ڈی پی او لگوانا، تو سی ایم صاحب نے بھی اپنی بات کی ہے اور یہ حالات ہیں اور وہ جو لوگ ڈیمانڈ کرتے ہیں، وہ بھی حق بجانب ہیں۔ اب اس کے درمیان رہتے ہوئے ہم یہ کر سکتے ہیں کہ آئی جی صاحب سے بھی بات کر لیتے ہیں، سی ایم صاحب سے بھی بات کر لیتے ہیں، وجیہہ الزمان صاحب کو میں لیکر ان سے ہم بات کر لیتے ہیں اور جس طرح بہتر حل نکل سکتا ہے کیونکہ یہ کمٹمنٹ ہے کہ آئی جی صاحب کو ہم Dictate نہیں کرینگے، اس Terms پر وہ آئے ہیں تو یہی بہتر ہے کہ میں اور۔۔۔۔

جناب وجیہہ الزمان خان: جناب سپیکر، لوگوں کی ڈیمانڈ ہے۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: ڈسکس کر لیتے ہیں جناب سپیکر، ڈسکس کر لیتے، سی ایم صاحب سے بھی ڈسکس کر لیتے ہیں اور آئی جی صاحب سے بھی ڈسکس کر لیتے ہیں، میں اور آپ دونوں چلے جائیں گے۔

Mr. Acting Speaker: Thank you, ji. "In exercise of the powers conferred by Clause b of Article 109 of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan, I, Engineer Shaukat Ullah, Governor of the Khyber Pakhtunkhwa, do here by order that the Provincial Assembly shall stand prorogued on Friday the 11th October, 2013 after conclusion of its business fixed for the day till such date as may hereafter be fixed."

اس فرمان کی رو سے میں اجلاس کو غیر معینہ مدت کیلئے ملتوی کرتا ہوں۔

(اجلاس غیر معینہ مدت تک کیلئے ملتوی ہو گیا)